قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون

ترجمہ

کبیرہ گناہوں کا عذاب

مصنف

امام ابوللیث سمرقندی

رحمۃ اللہ علیہ

3208

برکاتی پبلشرز کراچی

قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون

ترجمہ

کبیرہ گناہوں کا عذاب

مصنف

الامام الفقیہ ابو اللیث السمرقندی رحمۃ اللہ الباری

مترجم

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی حکیم سید معین الدین نعیمی

برکاتی پبلشرز
ایم/۳۹ - اقبال کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ، کراچی

86345

نام کتاب ——— کبیرہ گناہوں کا عذاب
مصنف ——— امام ابو اللیث سمرقندی
مترجم ——— مفتی غلام معین الدّین نعیمی
ناشر ——— برکاتی پبلشرز، کراچی
طابع ——— ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
طباعت ——— بار اوّل، جنوری ۱۹۸۸ء
بار سوتم اگست ۱۹۹۲ء

تقسیم کار

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد
شارع مفتی محمد خلیل خان، نزد ہوم اسٹیڈ ہال حیدر آباد

○

ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
جی، کے ۴/۱۷، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی فون: ۲۰۱۸۲۴

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تارکِ نماز کی سزا	۵	۱۲	جان کو قتل کرنے والے اور صلہ رحمی کو قطع کرنے والے کا عذاب	۵۸
۲	شرابی کی سزا	۱۳			
۳	زنا کا عذاب	۲۲			
۴	لواطت یعنی اغلام کا عذاب	۲۷	۱۳	مرد پر بیوی کے حقوق	۶۵
۵	سود کھانے والے کا عذاب	۳۲	۱۴	گھر والوں سے حسن سلوک	۶۶
۶	کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کا عذاب	۳۴	۱۵	صلۂ رحمی اور قطع رحمی	۶۷
۷	پانچ گناہوں کا دنیاوی وبال	۳۵	۱۶	والدین کی نافرمانی کے عذاب میں	۷۲
۸	چوری کرنے کا عذاب	۳۶	۱۷	حرمت غنا و مزامیر و لطفِ قدیر یعنی گانا بجانا	۷۸
۹	رونے پیٹنے کے عذاب میں	۳۷	۱۸	جنت کیسی ہے	۸۱
۱۰	نقشہ پلصراط جہنم پر	۴۳	۱۹	جنتیوں کو کیسا زیور پہنایا جائے گا۔	۸۳
۱۱	زکوٰۃ نہ دینے والے کے عذاب میں۔	۵۲	۲۰	جنت کے طرح طرح کے مقامات نیکوں کیلئے پرہیزگاروں کیلئے	

باب اوّل

تارکِ نماز کی سزا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

بلاشبہ مسلمانوں پر نماز مقررہ وقت کی فرض کی گئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝

اور جو نفسانی خواہشوں کا پیرو ہوا وہ غی میں ڈالا جائے گا۔

فرمانِ ایزدی ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝

تو ویل اُن نمازیوں کے لیے ہے جو اپنی نمازوں میں سُستی کرنے والے ہیں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے، اور یہ جگہ اپنے وقت سے نمازوں کی تاخیر کرنے والوں کے لیے ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" المسلم والمشرك الا ترك الصلوٰة فاذا ترکہا ای جحدھا کان کافراً" مسلمان ومشرک کے درمیان ترک نمازہی کا فرق ہے، تو جب مسلمان نے نماز ترک کر دی یعنی اس کا انکار کر دیا، تو کافر ہوگیا

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا جس نے نماز کے معاملہ میں سستی برتی، اللہ تعالیٰ اُسے پندرہ قسم کی سزا دے گا۔ ان میں سے چھ۶ تو دنیا میں، تین۳ موت کے وقت، تین۳ قبر میں اور تین۳ قبر سے نکلنے کے بعد دے گا۔ وہ چھ۶ قسم کی سزائیں جو دنیا میں دی جائیں گی وہ یہ ہیں۔

اوّل۱ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی عمر سے برکت زائل فرما دے گا۔

دوم۲ یہ کہ صالحین ونیکوکاروں کے چہروں کی چمک دمک کو اس کے چہرے سے چھین لے گا۔

سوم۳ یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے کسی عمل کا اجر وثواب نہیں دے گا۔

چہارم۴ یہ کہ اُس کی کوئی دعا حق سبحانہٗ وتعالیٰ آسمان تک بلند نہ ہونے دے گا

پنجم۵ یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے دنیا میں لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار کرے گا۔

ششم۶ یہ کہ اُس کے لیے صالحین کی دعاؤں میں کوئی حصہ نہ ہو گا۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو موت کے وقت اُسے پہنچیں گی،

اوّل۱ یہ ہے کہ ذلت کے ساتھ اس کی موت ہو گی۔

دوم۲ یہ کہ بھوکا مرے گا۔

سوم۳ یہ کہ پیاسا مرے گا۔ اگرچہ اسے ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو اُسے قبر میں ملیں گی۔

اوّل۱ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کر دے گا اور اُسے قبر خوب شدت کے ساتھ بھینچے گی، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی

دوم یہ کہ اُس کی قبر میں اس پر آگ جلائی جائے گی، اور دن رات اُسے اس پر اُلٹ پلٹ کیا جاتا رہے گا۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں ایک اژدھا اس پر مسلط کرے گا جس کا نام "الشجاع الاقرع" ہے۔ اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی، اور اُس کے ناخن لوہے کے، اور ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہو گی، اور وہ اس سے کہے گا میں "الشجاع الاقرع" ہوں، اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہو گی، وہ کہے گا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نمازِ صبح کی ترک پر، صبح سے ظہر تک مار لگاؤں، نمازِ ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر تک مار لگاؤں، اور نماز عصر کی اضاعت پر عصر سے مغرب تک اور نماز مغرب کی اضاعت پر مغرب سے عشاء تک، اور نماز عشاء کے اضاعت پر عشاء سے صبح تک مار لگاؤں۔ اور جب بھی وہ مار لگائے گا، تو مُردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جائے گا۔ پھر اژدھا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کر کے اُسے نکالے گا، تو اس پر یہ عذاب قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔

فنعوذ باللہ من عذاب القبر۔

اور وہ تین قسم کی سزا جو قبر سے اُٹھتے وقت ہو گی۔

اول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کا ایک بادل اُس کے چہرہ کے سامنے مسلط کریگا، جو جہنم کی طرف ہنکال کر لے جائے گا۔

دوم یہ کہ حساب کے وقت اللہ تعالیٰ چشمِ غضب سے اُس کی طرف نظر فرمائے گا، اور اُس کے چہرہ سے گوشت جھڑ جائے گا۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس سے ایسا شدید حساب لے گا، جس سے زیادہ اُس پر طویل و مدید اور کوئی شدت نہ ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے گا، وہ کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، نماز تمہاری میزان ہے، اور وہی تمہارے وزن کی منتہیٰ ہے۔ اگر وزن میں پورے اترے گے تو تمہاری نجات ہے، اور اگر کم ہوئے تو پھر عذاب ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز چالیس دن تک جماعت کے ساتھ اس شان سے پڑھی کہ ایک رکعت بھی اُس نے فوت نہ کی، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے آتشِ جہنم سے براءت لکھ دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھی پھر طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی میں مشغول بیٹھا رہا، تو اللہ تعالیٰ فردوسِ اعلیٰ میں اُس کے لیے محل تیار فرمائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ستّر محل تیار ہوں گے اور ہر محل کے سونے اور چاندی کے ستّر دروازے ہوں گے۔

سیّدِ عالم رحمتِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ نماز کی مثال اُس نہر جاری کی مانند ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے آگے بہہ رہی ہو، اور اُس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو یہاں تک کہ اُس پر میل کا ذرّہ تک نہیں رہتا۔ حضور نے فرمایا یہی حالت نماز کی ہے کہ نماز گناہوں کے میل کو دھو ڈالتی ہے۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے پانچوں نمازوں کی اُسکے وضو، اُس کے اوقات، اور اُس کے رکوع و سجود کے ساتھ مواظبت و ہمیشگی کی، اور وہ جانتا ہو کہ نماز اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا حق ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے جسم کو آتشِ جہنم پر حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے نمازوں کی محافظت کی تو اُس کے لیے روزِ قیامت، نجات اور نور و برہان ہوگا، اور جس نے نمازوں کی محافظت نہ کی، تو روزِ قیامت اُس کے لیے نہ نجات ہوگی اور نہ نور و برہان ہوگا۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں تم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی سے اُس مٹی کے اثر کو نہ صاف کرے، جو نماز میں سجدہ سے لگی ہو، کیونکہ جب تک نماز کے سجدہ کا نشان اُس کے چہرہ اور پیشانی پر رہتا ہے، فرشتے اُس کے لیے دعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک ابھی گنجینۂ صدر میں ہی تھی کہ آپ نے فرمایا، میں تمہیں نماز اور تمہارے غلاموں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، اور اس وصیت کی برابر تاکید فرماتے رہے، یہاں تک کہ سلسلۂ کلامِ مبارک منقطع ہو گیا۔

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو کوئی قصداً ایک فرض نماز چھوڑ دے، تو اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازہ پر اس کا نام لکھ دیتا ہے کہ فلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہو گیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دعا مانگو کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ فِیْنَا شَقِیًّا وَّ لَا مَحْرُوْمًا، "اے خدا ہم میں کسی بدبخت وشقی اور محروم کو نہ رہنے دے"، پھر فرمایا، تم جانتے ہو کہ شقی ومحروم کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا، شقی محروم تارک الصلوٰۃ ہے۔ اس لیے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے عذر تارکِ صلوٰۃ کی نہ توحید مقبول ہے اور نہ امانت، نہ صدقہ، نہ روزہ، اور نہ شہادت۔ اور اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام رسول اُس سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا عذر نماز کے چھوڑنے والے پر اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرماتا، اور نہ اُس کا تزکیہ فرماتا ہے، اُس کے لیے دردناک عذاب ہے مگر یہ کہ توبہ کرے، اور اللہ سبحانہٗ کی طرف رجوع کرے، تو حق تعالیٰ اسکی توبہ قبول فرماتا ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا، میری اُمت کے دس لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اظہارِ ناراضگی فرمائے گا، اور اُن کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم دے گا، اور اُن کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا خول ہوگا۔ استفسار کیا گیا یارسول اللہ یہ کون کون لوگ ہیں؟ فرمایا بوڑھا زانی، گمراہ پیشوا، شرابخور، والدین کا نافرمان، چغل خور کے ساتھ چلنے والا یا چغلخور، جھوٹی گواہی دینے والا، زکوٰۃ نہ دینے والا، سود خور، ظالم اور تارکِ نماز۔ مگر یہ کہ تارکِ نماز کے لیے عذاب دوگنا ہوگا اور قیامت میں اس حال میں اُٹھے گا کہ اُس کے دونوں ہاتھ اُس کی گردن کی طرف بندھے ہوں گے اور فرشتے اُس کے چہرے، اُس کی پشت، اور اُس کی کوکھ میں مارتے ہوں گے، اور جنت اُس سے کہے گی، نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے ہوں۔ اور جہنم کہے گا، میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے، اور تو میری اہل سے ہے میرے قریب ہوجا، تو قسم ہے اللہ عزّوجل کی، یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دونگا۔ اُس وقت اُس کے لیے جہنم کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اُس کے دروازہ میں داخل ہوگا، اور اُس کے دماغ پہ ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اُس نچلے درجہ میں ہوگا جس میں فرعون، ہامان اور قارون ہوں گے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارک نماز کو زکوٰۃ دینا حلال نہیں۔ نہ اُسے پناہ دو، اور نہ اپنے پاس بٹھاؤ، کیونکہ اس پر آسمان سے لعنت اُترتی ہے۔

سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے پاس موت آئی، اور وہ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتا تھا، تو والدین کے حُسنِ سلوک نے اُس سے سکرات موت کو دور کر دیا۔ اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس پر عذابِ قبر مسلط کیا گیا ہے، تو اُس کا وضو آیا اور اُس نے اُسے اُس سے نجات دلا دی۔ اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسے

زبانیہ یعنی دوزخ کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا تھا تو اُس وقت ذکرِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے وہ فرشتے آئے جن کا وہ دنیا میں حق سبحانہٗ کی تسبیح اور ذکر کرتا تھا۔ انہوں نے اُن سے اُسے رستگاری دلائی۔ اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اُسے گھیرے ہوئے تھے، تو اُس کی نماز آئی اور اُسے چھڑا کر لے گئی۔ اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص دیکھا جس کی زبان پیاس سے باہر نکل پڑ رہی تھی، جب بھی وہ حوض کی طرف آتا تو ہجوم پانی تک پہنچنے نہ دیتا، اُس وقت اس کا روزہ اُس کے پاس آیا اور اُسے پانی سے سیراب کیا۔ اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص کھڑا دیکھا، اور انبیاء کرام گرداگرد بیٹھے ہیں، جب بھی وہ اس حلقہ کے قریب آتا، تو اُسے دُور کر دیتے ہیں، اس وقت اُس کا وہ غسل جو جنابت کے بعد نماز کے لیے کرتا تھا آیا اور اُسے میرے پہلو میں لا کے بٹھا دیا۔ اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا جس کے آگے بھی تاریکی ہے اور اُس کے داہنی طرف بھی تاریکی ہے، اور اُس کے بائیں طرف بھی تاریکی ہے، اور اُس کے اُوپر بھی تاریکی ہے، اور اُس کے نیچے بھی تاریکی ہے، اُس وقت اُس کا حج آیا اور اُسے ان تاریکیوں سے نکال کر نور میں داخل کر دیا۔ اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے بات کرتا ہے مگر مسلمان اُس سے بات نہیں کرتے، اُس وقت اس کا صلۂ رحمی آیا اور کہا کہ اے مسلمانو! اُس سے بات کرو، کیونکہ یہ صلہ رحمی کرتا تھا۔ پھر مسلمان اُس سے بات کریں گے اور اُس سے مصافحہ و سلام کریں گے۔ اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ آتشِ جہنم اور اُس کی گرمی و شراروں کو اپنے مونھ سے ہٹاتا ہے، اُس وقت اُس کا صدقہ آیا اور اُس کے چہرہ پہ پردہ بن کر اُس کے سر پہ سایہ فگن ہو گیا، اور آتشِ جہنم سے اُسے محفوظ کر لیا۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لملم ہے

اُس میں سانپ ہیں۔ ہر سانپ اُونٹ کی گردن کی مانند ہے، اور اُس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے، اس وادی میں تارکِ صلوٰۃ کو ڈستا ہے۔ جس سے اُس کا زہر اس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا ہے۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام جب الحزن ہے، اس میں بچھو ہیں، ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے، اس کے نشتر ڈنک ہیں، اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے، وہ تارکِ صلوٰۃ کو ایک مرتبہ ڈنک مارتا ہے، تو اُس کا زہر اُس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے، اور اُس کے زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے، اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے، اور اُس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے، اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں، نعوذ باللہ من الناس۔ تو اے ضعیف و ناتواں بندے! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تجھ پر توبہ لازم ہے، اور جان لو کہ حق تعالیٰ کی رضا بلا شبہ واضح و روشن ہے۔ ابیات

باب ۲ دوم

شرابی کی سزا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ، شراب پر اور اس کے بیچنے والے، اور اُس کے پینے والے، اور اُس کے خریدنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا روزِ قیامت شراب پینے والے کو سیاہ مُنہ دھنسی آنکھیں اور اُس کی زبان اُس کے سینہ پر لٹکی ہوئی حالت کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کی مانند اُس کے مُنہ سے لعاب بہتا ہوگا، روزِ قیامت تمام لوگ اُسے پہچان لیں گے۔ لہٰذا نہ اُسے سلام کرو، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت و مزاج پُرسی نہ کرو، اور جب وہ مرجائے تو اُس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو، کیونکہ وہ اللہ سبحانہ، کے نزدیک بت پرست کی مانند ہے۔

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر یعنی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے، تو جو دنیا میں شراب پیئے گا، اللہ تعالیٰ روزِ آخرت جنت میں جنتی شراب حرام فرمادے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین ۳ شخصوں کو جنتی خوشبو نہ پہنچے گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ ایک ۱ عادی شرابخوار، دوسرا ۲ والدین کا نافرمان، تیسرا ۳ زناکار، اگر وہ توبہ نہ کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شرابی اپنی قبر سے مُردار کی سڑاند کے ساتھ

اُٹھے گا۔ صراحی اُس کی گردن میں لٹکی ہوگی، اور جام اُس کے ہاتھ میں ہوگا، اور اُس کے جسم میں سانپ اور بچھو بھرے ہوں گے، اُسے آتش دوزخ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جس سے اُس کا دماغ کھولتا ہوگا، اور اُس کی قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے، جو فرعون و ہامان کے قریب ہے۔

بروایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے کہ فرمایا جس نے شرابخوار کو ایک لقمہ کھلایا اللہ تعالیٰ اُس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کرے گا، اور جس نے اُس کی کوئی حاجت پوری کی بلاشبہ اس نے اسلام کو گرانے میں اعانت کی اور جس نے اُسے قرض دیا، بلاشبہ اُس نے مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی، اور جس نے اُسے اپنے پاس بٹھایا، اللہ تعالیٰ اُسے ایسا اندھا اٹھائیگا جس کی کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور جو شراب خوری کرے اُس کا نکاح نہ کرو، اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی مزاج پُرسی کبھی نہ کرو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، حقیقت یہ ہے کہ کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ توریت، انجیل، زبور، قرآن اور حق تعالیٰ کی نبیوں پر نازل کردہ تمام کتابوں کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اور جو شراب کو حلال جانتا ہے وہ مجھ سے بیزاری کرتا ہے اور میں اُس سے بیزاری کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے عزّ و جلال کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی، وہ روزِ قیامت شدید پیاس میں مبتلا ہوگا اور اُس کا دل پھُنکتا ہوگا، اور وہ اپنی زبان اپنے سینہ پر نکالے ہوگا، اور جس نے میری خوشنودی کی وجہ سے اسے ترک کیا، میں اُسے روزِ قیامت مقدس دن میں اپنے عرش کے نیچے جنّت کی شراب پلاؤں گا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بندہ جب شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے تو اُس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے، اور جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے ملک الموت

نفرت کے ساتھ بیزاری کرتے ہیں، اور جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو حفظہ یعنی کراماً کاتبین اُس سے بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب پانچویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے جبریل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے اسرافیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب ساتویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے میکائیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب آٹھویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے ساتوں آسمان بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب نویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے تمام اہلِ آسمان بیزار ہو جاتے ہیں اور جب دسویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس پر جنت کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور جب گیارھویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس پر جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور جب بارھویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے حاملینِ عرش بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب تیرھویں مرتبہ پیتا ہے تو اُس سے کرسی بیزار ہو جاتی ہے، اور جب چودھویں مرتبہ پیتا ہے تو عرشِ الٰہی بیزار ہو جاتا ہے، اور جب پندرھویں مرتبہ پیتا ہے تو سے حق تعالیٰ جل وعلیٰ بیزار ہو جاتا ہے۔ اور جس سے تمام انبیاء و ملائکہ علیہم السلام بیزار ہوں اور اُس سے رب العلمین بھی بیزار ہو، تو وہ بلاشبہ نافرمانوں کے ساتھ جہنم میں ہلاک ہوگا اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ جہنم میں اُسے آگ کا پیالہ پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں نکل پڑیں گی اور ہڈیوں سے تمام گوشت و پوست جھڑ جائیگا، اور جب وہ اس پیالہ کو پیئے گا تو اُس کے پیٹ کی تمام آنتیں کٹ کٹ کر اُس کی شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی۔ افسوس ہے شراب پینے والے پر کہ وہ کس طرح عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

حضرت اسماء بنتِ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس کے پیٹ میں شراب گئی،

اللہ تعالیٰ اُس کی جانب سے کوئی نیکی چالیس دن تک قبول نہ فرمائے گا، اور اگر وہ چالیس دن تک اپنے حال پر قائم رہا اور اس نے توبہ نہ کی اور چالیس دن کے اندر اندر مرگیا، تو وہ کافر مرا۔ اور اگر اُس نے توبہ کرلی، تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اور اگر وہ عادی شرابی ہے، تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اُسے "طینۃ الخیال" پلائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ "طینۃ الخیال" کیا ہے؟ فرمایا وہ جہنمیوں کی پیپ، لہو اور کچلہو ہے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب کوئی شرابی مرے تو اُسے دفن کر دو، پھر اُس کی قبر کھول کر دیکھو، اگر تم اُس کا مُنہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ، تو مجھے قتل کر دینا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لیتا ہے تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ اُس سے ناراض ہو جاتا ہے اور سجّین میں اُس کا نام لکھ دیتا ہے، تو اس سے نہ روزہ قبول کیا جاتا ہے، نہ نماز نہ صدقہ، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ اب اگر توبہ کرلی تو بہتر ہے ورنہ اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور یہ کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زانی اور شرابی جہنم کی طرف قیامت تک گھسیٹے جاتے رہیں گے، پھر جب وہ جہنم کے قریب ہو جائیں گے تو اُن کے لیے جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے لوہے کے گُرزوں سے اُس کا استقبال کریں گے اور جہنم کے دروازہ میں دنیاوی دنوں کی گنتی کے برابر ان سے ان کو مار لگائیں گے۔ اس کے بعد ان کو جہنم میں ان کے ٹھکانوں کی طرف دھکیلیں گے، تو جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا جہاں بچھو ڈنک نہ مارے، اور سانپ اس کے سر پر نہ ڈسے۔ چالیس سال تک یہی ہوتا رہے گا، لیکن ہنوز وہ اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچ سکے گا۔ پھر آگ کی لپیٹ اُسے سر کے بل اُٹھائے گی،

اُس وقت دوزخ کے فرشتے اُس پر مار لگائیں گے، تو وہ آگ کے گڑھے میں گر پڑے گا۔ جب بھی اُس کے جسم کی کھال جل جائے گی، تو ہم اُسے دوسری کھال سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھے۔ اس کے بعد اسے شدید قسم کی پیاس لگے گی، وہ چلّائے گا، ہائے پیاس لگی ہے۔ ہمیں ایک گھونٹ پانی دو۔ اس وقت دوزخ کے عذاب پر مقرر فرشتے کھولتے اور جوش مارتے پانی کا پیالہ سامنے کریں گے، جب شرابی اُسے پیئے گا، تو اُس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا، جب یہ مارِ حمیم اُس کے پیٹ میں پہنچے گا، تو وہ اُس کی آنتیں کاٹ ڈالے گا اور شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی، پھر وہ لوٹائی جائیں گی جیسے کہ پہلے تھیں پھر مار پڑے گی۔ تو یہ شرابی کے عذاب کی کیفیت ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، روزِ قیامت شرابی اس حال میں لایا جائے گا کہ صراحی اُس کے گلے میں لٹکی ہوگی، اور طنبورہ اُس کے ہاتھ میں ہوگا، یہاں تک کہ آتشِ جہنم کی سُولی پر اُسے لٹکایا جائے گا۔ اُس وقت ندا کرنے والا کہے گا، یہ فلاں بن فلاں ہے۔ پھر اس کے بدن سے بدبُو خارج ہوگی، سب اُس پر لعنت کریں گے۔ اس کے بعد داروغۂ دوزخ سُولی سے نکال کر آگ میں ڈال دے گا، تو وہ وہاں ایک ہزار برس تک پڑا رہے گا۔ پھر وہ پکارے گا ہائے مجھے پیاس لگی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اُس پر بدبودار پسینہ بھیجے گا، تو وہ پکارے گا، اے رب مجھ سے اس پسینہ کو دُور کردے، لیکن اُس سے یہ بدبودار پسینہ دُور نہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ آگ اُسے جلا کر راکھ کر دے گی، اُس وقت اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹائے گا اور جدید آفرینش کے ساتھ آگ سے پیدا فرمائے گا، تو وہ ہاتھ پاؤں بندھے کھڑا ہوگا، اور اس میں اس کے چہرے پر زنجیروں سے ابر کیا جائے گا۔ پیاس کی دہائی دے گا تو اُسے مارِ حمیم پینے کو دیا جائے گا۔ بھوک کی فریاد کرے گا، تو زقوم

کھانے کو دیا جائے گا، جو اُس کے پیٹ کو کھولا دے گا۔ داروغہ جہنم کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی، وہ اُسے پہنائے گا جس سے اُس کا دماغ کھول جائے گا، یہاں تک کہ ناک و کان کی راہ بھیجا نکل پڑے گا۔ اور اُس کی داڑھیں چنگاریوں کی ہوں گی، وہ اپنے مُنہ سے آگ کے شعلے خارج کرے گا۔ اور اُس کی شرمگاہ سے اُس کی آنتیں کٹ کٹ کر نکل پڑیں گی۔ اس کے بعد ایک ہزار سال تک آگ کے ایسے تابوت میں بند کر دیا جائے گا، جس کا عذاب طویل اور دہانہ تنگ ہوگا، اُس کے پیپ جاری ہوگی، اور اس کا رنگ بدل جائے گا۔ بندہ کہے گا، اے رب! میرے گوشت و پوست کو آگ نے کھا لیا۔ تو افسوس ہے اس پر جب وہ اس کی شکایت کرے، مگر رحم نہ کیا جائے گا، اور جب پکارے گا تو جواب نہ دیا جائے گا۔ پھر وہ پیاس کی فریاد کرے گا، تو داروغہ دوزخ اُسے پینے کے لیے حمیم دے گا، جب وہ پیئے گا تو اُس کی انگلیاں کٹ کر گر پڑیں گی، پھر جب اُسے دیکھے گا، تو اُس کی آنکھیں اور رخسار گر پڑیں گے۔ پھر ایک ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا، اور ایسے قید خانہ میں محبوس کیا جائے گا جس میں مٹکے کی مانند سانپ، بچھو ہوں گے، جو اسے اپنے پاؤں سے پکڑ لیں گے۔ پھر اس کے سر پر آگ کا ڈھیر رکھا جائے گا، اور اس کے بدن کے جوڑوں پر لوہے کے حلقے چڑھائے جائیں گے اور اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک ہزار سال کے بعد اس قید خانہ سے نکالا جائے گا، اور عذاب دوزخ کے فرشتے اسے وادیٔ ویل کی طرف لے جائیں گے۔ ویل جہنم کی وادیوں میں سب سے زیادہ شدید گرمی کی وادی ہے جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے، اور وہ سانپ و بچھوؤں سے بھرا ہوا ہے۔ اس وادی ویل میں اسے ایک ہزار سال تک رکھا جائے گا۔ اس کے بعد وہ

ندا کرے گا یا محمد یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پکار کی سماعت فرمائیں گے، اُس وقت حضور عرض کریں گے۔ اے رب! میری اُمت کے کسی شخص کی آواز جہنم میں سے آرہی ہے۔ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ فرمائے گا، آپ کی اُمت کا یہ شخص دنیا میں شراب پیتا تھا اور بغیر توبہ کیے مرگیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے، اے رب! میری شفاعت سے اسے نکال دے، اور اسے معاف فرما دے۔ تو اے بندو! گناہوں سے خدا کے حضور توبہ کرو، اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کی اُس سے معافی مانگو۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا، شرابی اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اُس کے مُنہ سوجھے ہوئے ہوں گے اور اُس کی زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی، اور اُس کے پیٹ میں آگ ہوگی، جو آنتوں کو کھا جائے گی، تو وہ باآواز بلند چیخ و پکار کرے گا، ساری مخلوق اُس سے پناہ چاہے گی، اور بچھو اُس کی کھال اور گوشت کے درمیان ڈنک مارتے ہوں گے۔ اُسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، جس سے اس کا خون کھول جائے گا، اور وہ دوزخ میں فرعون و ہامان کے قریب ہوگا۔ تو جس نے شراب کی ایک چُسکی پی، اللہ تعالیٰ اُس کے جسم پر عذاب کے بچھو مسلّط فرمائے گا۔ اور جس نے شرابی کی کسی خواہش کو پورا کیا بلاشبہ اُس نے اسلام کو منہدم کرنے پر اعانت کی، اور جس نے شرابی کو قرض دیا بلاشبہ اُس نے مسلمان کے قتل کرنے پر مدد کی، اور جو شرابی کے پاس بیٹھا، اللہ تعالیٰ اُسے بلا حجت کے اندھا اٹھائے گا، اور جو شراب پیئے تو تم اُس کی شادی نہ کرو، اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پُرسی نہ کرو۔ تو قسم ہے اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ

مجھے مبعوث فرمایا، کوئی شرابی نہیں پیتا مگر یہ کہ توریت و انجیل و زبور اور قرآن میں وہ ملعون ہے۔ اور جس نے شراب پی بلاشبہ اُس نے تمام انبیاء علیہم السلام پر خدا کی نازل کردہ تمام حکموں کے ساتھ کفر کیا۔ کافر کے سوا کوئی شراب کو حلال نہیں جانے گا۔ اور میں اُس سے بَری و بیزار ہوں۔ بلاشبہ شراب کا پینے والا پیاسا مرتا ہے، اور وہ ایک ہزار سال تک فریاد فغان کرتا رہتا ہے کہ ہائے میں پیاسا ہوں۔ قسم ہے اُس ذاتِ برحق کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا روزِ قیامت شرابی کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا، حق تعالیٰ اُس وقت فرشتوں سے فرمائے گا اسے پکڑ لو، تو اُس کے مُنہ کے سامنے ستّر ہزار یا کچھ زیادہ فرشتے بادل کی مانند چھا جائیں گے۔ جس کے دل میں کتابِ الٰہی کی سو آیتیں ہوں گی اور اُس نے شراب پی ہوگی، تو روزِ قیامت قرآن کریم کا ہر ہر حرف اللہ عزّوجل کے حضور آکر مخاصمہ کرے گا۔ اور جس پر قرآن نے مخاصمہ کیا بلاشبہ وہ ہلاک ہوگیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ میں ایک رات مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کچھ عورتیں سرِ راہ روتی ملیں۔ میں نے اُن سے کہا، کیا بات ہوئی ہے؟ انھوں نے کہا ہمارا ایک بیمار ہے ہم اُسے بلاتے ہیں اور بار بار کلمۂ شہادت کی تکرار کرتے ہیں مگر وہ کہتا ہی نہیں۔ تو اب آپ چل کر اس کا ثواب لیجیے اور کلمۂ شہادت کی تلقین فرمائیے۔ پھر میں نے اُسے تلقین کی کہ ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہے مگر وہ نہ بولا۔ میں نے اس کا اعادہ کیا، تو اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا میں ”لا الٰہ الا اللہ“ کے ساتھ کفر کرتا ہوں، اور اسلام سے برأت، کا اظہار کرتا ہوں۔ اور اس کی روح نکل گئی۔ اس کے بعد میں اُس کے پاس سے نکل آیا، اور عورتوں کو اس کا حال بتایا، اور میں نے اعلان کرایا کہ اے مسلمانو! نہ

اس کی نمازِ جنازہ پڑھو، اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو، اس لیے کہ یہ کافر ہو کر مرا ہے۔ لوگوں نے اُس کے گھر والوں سے پوچھا، یہ کیسے عمل کرتا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے کسی گناہ سے واقف نہیں، بجز اس کے کہ یہ شراب پیتا تھا۔ لہٰذا شراب، موت کے وقت ایمان کو سلب کر لیتی ہے۔

لہٰذا اے ضعیف و ناتواں بندے! اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں جسم و روح کے تعلق منقطع ہونے سے قبل توبہ کرنی چاہیئے، اور جو نافرمان و عصیاں شعار ہیں اُن پر افسوس ہے، کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے، تو جب تک جسم میں روح کا علاقہ ہے اور علم وصال واضح و روشن ہے، توبہ میں سُرعت و سبقت کرنی چاہیئے، توبہ کرنے والوں کے لیے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھ کر عرض کرتے ہیں:۔ اے ہمارے رب! تیرا فلاں بندہ غفلت اور کھیل کود کی نیند سے بیدار ہو گیا ہے، اور تیرے حضور نگوں ساری کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! اس کے انفاسِ حضرہ کے استقبال کے لیے آسمانوں اور زمینوں کو آراستہ کر دو، اور اسکی توبہ کی قبولیّت کے لیے توبہ کے دروازے کھول دو، اس لیے کہ توبہ کرنے والے کی جان جبکہ وہ توبہ کرے، میرے نزدیک زمینوں اور آسمانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ لہٰذا جس نے توبہ کو لازم کر لیا، اور بارگاہِ الٰہی کی حاضری کو کھڑا ہو گیا، تو اس کے گناہ کو نیکیوں سے میں بدل دیتا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب سوم

زنا کا عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زنا سے بچو بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں۔ تین ۳ دنیا میں، اور تین ۳ آخرت میں۔ دنیا کی تین ۳ خصلتیں یہ ہیں کہ چہرہ ۱ سے وجاہت جاتی رہتی ہے، اور فقر ۲ و محتاجی کو لاتی ہے، اور عمر ۳ کو کم کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی تین ۳ خصلتیں یہ ہیں کہ اللہ ۱ تعالیٰ کی ناراضگی، اور حساب ۲ کی سختی، دائمی ۳ جہنم کا موجب بناتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "یقیناً" کتنا برا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر ناراضگی ہے اور عذاب میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی روزِ قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی، اور وہ شرمگاہوں کی بدبو سے لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے، ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر جب وہ دوزخ میں داخل ہوں گے تو داروغہ جہنم آگ کی قمیص پہنائے گا۔ اگر زانی کی اس قمیص کو اونچے و مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر ایک لمحہ کے لیے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے۔ اس کے بعد داروغہ جہنم کہے گا، اے عذاب جہنم کے فرشتو! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو، جس طرح کہ حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں، اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھو، جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے اور

68345

آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈال دو، جس طرح کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔ فرشتگانِ عذاب کہیں گے، ضرور ضرور اسی طرح کرتے ہیں۔ تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے، اور آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے۔ تو وہ چیخیں گے کہ اے فرشتگانِ عذاب! ہم پر رحم کرو اور ایک لمحہ کے لیے ہم سے عذاب کو کم کر دو۔ اس پر فرشتگانِ عذاب اُن سے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جبکہ رب العلمین تم پر غضبناک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کیا، اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے پُر کرے گا۔ اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا، اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی قبر سے پیاسا، روتا، غمگین، سیاہ رو اور تاریکی میں کھڑا کرے گا، اُس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا، اور اُس کے جسم پر قطران کا لباس ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے نہ کلام فرمائے گا، اور نہ اُسے پاک و ستھرا کرے گا اور اُس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اُس عورت اور اُس مرد پر قبر میں اس اُمت کا نصف عذاب ہوگا، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس مرد کی نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دے گا اور اس کی بدیاں اُس کے ذمّہ کرے گا، اور اسے جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ یہ جب ہے جبکہ اس کے علم کے بغیر ہو۔ لیکن اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہوگیا کہ کسی نے اُس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے، اور وہ خاموش رہا، تو اللہ تعالیٰ شوہر پر جنت حرام کر دے گا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ رکھا ہے کہ وہ تو اُس دیوث پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پہ جان بوجھ کر خاموش رہے،، وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا۔ بلاشبہ ساتوں آسمان اور دیوث پر لعنت

کرتے ہیں۔

بعض صحف آسمانیہ میں مرقوم ہے کہ زناکار مرد و عورت قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی شرمگاہوں پر آگ دہکتی ہوگی، اور اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف بندھے ہوں گے۔ عذاب کے فرشتے انھیں گھیرے ہوں گے، اور وہ اعلان کریں گے کہ "اے لوگو! یہ زنا کار لوگ ہیں، جن کے ہاتھ گردنوں کی جانب بندھے ہوئے ہیں، اور ان کی شرمگاہوں پر آگ دہک رہی ہے۔ پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا، اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبودار آگ کی بھاپ نکلے گی۔ اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے، یہ بدبو ان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنہوں نے زنا کیا اور بغیر توبہ کیے مرگئے، تو ان پر لعنت کرو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ تو اس وقت ہر ایک نیک و بد شخص کہے گا، اے خدا زانیوں پر لعنت کر"۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، شب معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد و عورتوں کو سانپ و بچھوؤں کے ساتھ محبوس دیکھا، بچھو انھیں ڈنک مارتے، اور سانپ انھیں ڈستے تھے۔ ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا، جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے۔ ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی، جس کی بدبو سے دوزخی چیخے چلاّتے تھے، اور وہ ان کی اس چیخ و پکار سے بے نیاز تھے۔ میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ زانی و زانیہ، مرد و عورتیں ہیں۔

نعوذ باللہ من فعل اهل النار ومن غضب الجبار۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے محرمہ یعنی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا وہ روز قیامت آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے آئیگا۔

اب اگر اس نے اس سے زنا کیا، تو بارگاہِ ربّ العزت میں اس کی ران گویا ہوگی، اور کہے گی کہ میں نے فلاں جگہ، فلاں مہینہ، فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے، اور اس کے چہرہ کا گوشت جھڑ جائے گا، اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی۔ اُس وقت اللہ عزّوجل گوشت کو حکم دے گا، میرے حکم سے اپنی جگہ جم جا۔ تو وہ اس کے حکم سے لوٹ جائے گا، اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا۔ پھر زانی مکابرہ کرے گا، اور کہے گا، "اے رب میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا"۔ اُس وقت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جا۔ تو زبان گونگی ہو جائے گی۔ پھر اُس کے حضور اعضاء و جوارح گویا ہوں گے۔ چنانچہ ہاتھ بولے گا، اے خدا میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا، اور آنکھ کہے گی میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی، اور پاؤں کہیں گے میں حرام کی طرف چل کر گیا، اور شرمگاہ پکارے گی میں نے فعلِ حرام کیا ہے۔ حفظہ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے سُنا ہے اور دوسرا کہے گا میں نے لکھا ہے، اور زمین کہے گی میں نے دیکھا ہے۔ اس وقت اللہ ربّ العزت فرمائے گا، قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی، میں باخبر تھا مگر میں سَتَر پوشی پوشی کی۔ اے میرے فرشتو! اسے پکڑ لو، اور میرے عذاب میں اسے ڈال دو، اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھاؤ۔ بلاشبہ میرا غضب اُس پر بہت شدید ہے جس میں حیاء کم ہے۔

تو اے لغزش و عیوب والے بندے! جاگ اُٹھ۔ کون ہے جو تیری طرف سے مرنے کے بعد استغفار کرے، کون ہے جو توبہ کرے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ عزّوجل اپنے بندے کی اس حالت کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے حضور گریہ وزاری کرتا، اور اُس کے حضور

دعا میں ذوق وشوق رکھتا دیکھے۔ اس حالت میں اگر وہ سوال کرتا ہے، تو اسے عطا فرماتا ہے، اور اگر دعا کرتا ہے تو اُسے قبول فرماتا ہے۔ خبردار! خبردار! بلاشبہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے میں گڑگڑا کر توبہ کرنے والوں کا حبیب ہوں، میں عاجز و منقطع لوگوں کا ملجاء و ماویٰ ہوں اور میں مستغیثین کا فریاد رس ہوں، تو کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اُسے عنایت فرماؤں؟ اور کون ہے جو مجھ سے توبہ کرے میں اُسے قبول کروں؟ اور کون ہے جو میری طرف قصد کرے میں اُسے عطا فرماؤں؟ میں کریم ہوں میری جانب سے کرم ہے، میں جوّاد ہوں میری طرف سے جود ہے، میں ہی دیتا ہوں خواہ وہ مجھ سے مانگے یا مجھ سے نہ مانگے۔ میری بخشش کے دروازے ہر خطاکار کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے پڑھا "اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو یقیناً ہم زیاں کاروں میں سے ہوں گے"۔

باب چہارم

لواطت یعنی اغلام کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو، اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے بی بیاں بنائیں، بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔"

حضورِ اکرم سیدِ عالم صلیّ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جس نے قومِ لوط کا سا عمل کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا دونوں کو قتل کر دو۔"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لواطت کی حد و تعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند و اُونچی سطح سے گرایا جائے، پھر اُس کے اُوپر اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مر جائے۔ اس لیے کہ اللہ رب العزت نے قومِ لوط کو آسمان سے پتھر مار کر ہلاک فرمایا اور اگر لوطی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے، تب بھی وہ نجاست سے پاک نہ ہوگا، جب تک توبہ نہ کرے۔

اس لیے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب مرد، مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرشِ الٰہی جنبش میں آجاتا ہے، اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں، اُس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" یہاں تک کہ جبار و قہار کا غضب ساکن ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ان کا گزر ایک آگ پر ہوا جو

جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لیا تاکہ اُس سے آگ کو ٹھنڈا کریں تو آگ نے نوعمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور مرد آگ کی شکل بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے رو کر بارگاہِ الٰہی میں مناجات کی اور کہا، اے رب! ان دونوں کو ان کی اپنی اصلی حالت میں بدل دے تاکہ میں دیکھوں کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ تو وہ آگ ان دونوں سے منکشف ہو گئی۔ دیکھا کہ ایک مرد ہے اور ایک نوعمر لڑکا ہے پھر اُس مرد نے کہا، اے عیسیٰ! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا۔ تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا، یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں مَیں نے اس سے بدفعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بدفعلی کی۔ اُس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا اُس نے ہم سے کہا، خرابی ہو تمہاری! تم خدا سے ڈرو۔ اُس وقت میں نے اُس سے کہا مجھے نہ خوف ہے اور نہ ڈر ہے۔ پھر جب میں مُرا اور یہ لڑکا مُرا، تو اللہ تعالےٰ نے ہم پر آگ مسلط کر دی، جو ایک مرتبہ مجھے جلاتی ہے، جب میں آگ بن جاتا ہوں، تو میں اسے جلاتا ہوں۔ لہٰذا ہمارا یہ عذاب روزِ قیامت تک ہے۔ نعوذ باللہ من النار و من غضب الجبار ۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، سات آدمی ہیں جن پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور روزِ قیامت ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا، اور ان سے فرمائیگا جہنمیوں کے ساتھ تم بھی جہنّم میں جاؤ۔ وہ فاعل و مفعول جس نے قوم لوط کی مانند بدفعلی کی ہو، ماں اور اُس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے والا، اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے والا، اپنی بیوی کی پشت میں جماع کرنے والا، اپنے ہاتھ (جلق) سے مادّہ نکالنے والا۔ مگر یہ کہ توبہ کرے، اور وہ جو اپنے ہمسایہ کو ایذا دے ۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ابلیس ملعون سے دریافت کیا،

مجھے بتا کہ تجھے کون سا عمل بہت پیارا ہے ؟ —— ابلیس نے کہا مجھے لواطت یعنی اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں ہے۔ اور اللہ عزّ وجل کے نزدیک مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے بدفعلی کرنے سے زیادہ مبغوض کوئی عمل نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا، خرابی ہو تیری! تجھے کیوں یہ محبوب ہے؟ ابلیس نے جواب دیا، اس لیے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت ڈالے، اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کر سکا۔ کیونکہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ان کے اُوپر شدید غضب فرماتا ہے، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو شدید غضب میں لائے تو اُس پر وہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، قوم لُوط کے عمل سے شغل کرنا، اور گدھے کے ساتھ دوڑ لگانا، اور کتّوں کے درمیان بازی لگانا، اور مینڈھوں کے درمیان شرط لگانا، مُرغ بازی کرنا، اور بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا، اور کم تولنا، اور ڈنڈی مارنا، یہ تمام افعال قوم لوط کے ہیں۔ افسوس ہے اُس پر جو ایسا کرتا ہے، ان کا گناہ، عورت کا عورت کے ساتھ، اور مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ جب اپنے سروں سے حیاء کی چادر اُتار دی، اور اللہ عزّ وجل کے سامنے معاصی کے ساتھ ظاہر ہو گئے، تو اللہ عزّ وجل اُن کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے اور نیچے کا اُوپر اور اُوپر کا نیچے تلپٹ کر دیتا ہے، اور آسمان سے اُن پر پتھر برساتا ہے۔

حضرت امام جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں، اُنہوں نے کہا کیا خدا کی کتاب میں عورت کا عورت سے مستی کرنے کا ذکر ہے؟ فرمایا ہاں ہے! وہ قوم تبّع کے تذکرہ میں ہے، اسی بناء پر

اللہ تعالیٰ نے قومِ تبع کو ہلاک فرمایا۔ پھر حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اِن عورتوں کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس، آگ کی ہنسلیاں، آگ کا سرپوش، اور آگ کے موزے تیار کیے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت جب دوسری عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے، تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس، اور آگ کے موزے تیار کرو۔ اور ان سے بڑھ کر یہ کہ اُس آگ میں جھونکی جائیں گی، جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستہ میں آنا لواطت سے بہت شنیع ہے، اسے کافری عمل میں لا سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اُس گھر پر لعنت بھیجتا ہے جس میں مخنث داخل ہو۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مرد مخنث پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل و صورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے۔

سیدِ عالم مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قومِ لوط کا سا عمل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے، تو وہ اپنی قبر میں ایک لمحہ نہیں گذارتا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے جس کی ہیئت خُطاف کی مانند ہوتی ہے، تو وہ اسے اپنے پنجوں میں پکڑ کر لے اُڑتا ہے اور قومِ لوط کی بستی میں جا کر ڈال دیتا ہے، تو وہ اُن کے ساتھ جہنم میں سنگسار ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ "یہ اللہ کی رحمت سے مایوس و محروم ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روزِ قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ان سے فرمائے گا، درانحالیکہ وہ

اُنہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم پر ظلم کیا؟ تو وہ کہیں گے ہم پر ہمارے باپوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے تھے، اور اُن کی دُبر میں مادّہ خارج کرتے تھے۔ اس پر حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرمائے گا، ان لوگوں کو جہنم میں لے جاؤ، اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں۔

تو اے بندگانِ خدا! تم خدا کی رحمت کی محرومی سے بچو، اور خطا وعصیان سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرو۔ اس سے پہلے کہ تمہارے اعضاء گواہی دیں۔ اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں۔ وہ ملک الدّبان، جس کی ہر آن، ترالی شان والی ہے۔ تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے۔ تو اے گنہگار بندو! اُس کی طرف گریہ وزاری سے رجوع کرو، اور اُس کے حضور گناہوں سے توبہ کرو۔ بلاشبہ وہ کریم، حلیم اور غفور رحیم ہے۔

باب ۵ پنجم

سود کھانے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے ایمان والو! بڑھا کر سود نہ کھاؤ"۔ اور فرماتا ہے، "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود کو جتنا بھی ہو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو۔ اب اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ"۔

مطلب یہ کہ سود کھانے والے، اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں، اور اللہ اُن سے جنگ کرتا ہے۔ تو خرابی ہو اُسے جو اُس کے اور حق عزّوجل کے مابین جنگ برپا کرے۔ اُس پر حق تعالیٰ کا قہر و غضب ہو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی، تو میں نے سر کے اُوپر بجلی، رعد اور کڑک کی آواز سُنی، اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ اُن کے آگے حجروں کی مانند تھے، جو سانپ و بچھو سے بھرے ہوئے تھے اور ان کے پیٹوں میں گھوم پھر رہے تھے، میں نے کہا اے بھائی جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ اُنھوں نے کہا یہ سود خوار لوگ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے سود کھایا اگرچہ ایک ہی درہم (۲۸ پیسے ہو) گویا کہ اُس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود خوار کو عذاب کے فرشتے ایسا دردِ سر میں مبتلا کریں گے جس طرح بخار والا دردِ سر میں مبتلا ہوتا ہے۔ **(اس سے آگے اشاعت ۲ میں پڑھیں)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے سُود خور اور دوسرے کو سُودی مال کھلانے والے، اور اُس کے گواہ، اور اُس کے لکھنے والے، اور اس کی ترغیب دینے والے، اور اس ترغیب کو قبول کرنے والے، اور سُود کو حلال جاننے والے اور دوسروں کو حلال بتانے والے، اور مانعینِ زکوٰۃ پر لعنت فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آخر زمانہ میں چار باتیں عام ہو جائیں گی۔ سُود خوری، خرید و فروخت میں جھوٹی قسمیں، کم ناپنا اور کم تولنا، تو جب یہ باتیں عام ہو جائیں، تو ان میں امراض رونما ہو جائیں گے، اور اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ اُن کو خونریزی کی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اس دن رب العالمین کے حضور سب لوگ کھڑے ہونگے" سوائے سُود خواروں کے، کیونکہ وہ کھڑے ہونا چاہیں گے مگر مجنون اور مخبوط الحواس ہو کر گر پڑیں گے، یہاں تک کہ تمام لوگ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے سودی مال کھایا، اللہ عزّ وجل اُس کے پیٹ کو جتنا مال کھایا ہے آگ سے بھر دے گا، اگرچہ مال کو محنت کر کے کھایا ہو، اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ اُس کے عمل کو قبول نہ فرمائے گا، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ عزّ وجل کی ناراضگی میں رہے گا جب تک کہ اُس کے پاس ایک حبّہ بھی سُود کا باقی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا، سونے کے بدلے برابر سرابر اور چاندی، چاندی کے بدلے برابر سرابر ہے اور جتنا زائد ہو وہ اور زائد لینے والا دونوں جہنم میں ہوں گے۔

بلاشبہ سُود، نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے، اور عبادتوں کو باطل کر کے خطاؤں کو عظیم تر بنا دیتا ہے۔ تو جو روزہ دار ہو، اور اس سے افطار کرے، تو اللہ تعالےٰ

اُس کے روزہ کو قبول نہیں کرتا، اور جس نے نماز پڑھی اور اُس کے پیٹ میں سُودی مال ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز قبول نہیں کرتا، اور اگر ایسے مال میں سے صدقہ کیا تو اُس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا۔ سُود خوار کا جتنا وقت بھی گزرتا ہے قیامت تک اُس کا ہر لمحہ خدا کی لعنت میں ہے۔ لہٰذا حق تبارک وتعالیٰ اُس سے جنگ کرتا ہے، اور نہ اُس کی جانب نظر فرماتا ہے اور نہ اُس سے کلام۔ تو اے بندے! اپنی ناتوانی پر اور خدا کی جنگ کرنے پر نظر کر۔ ہر مغلوب و مقہور شخص جہنّم میں ڈالا جائے گا۔

کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کا عذاب

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے اہلِ جہنّم روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتے ہیں، اگر اُس وادی میں پہاڑ ڈال دیا جائے تو وہ بھی اُس گرمی سے پگھل جائے۔ اس وادی میں نماز میں سُستی کرنے والے، اور کم ناپنے والے، اور کم تولنے والے لوگ قید کیے جائیں گے۔ تو افسوس ہے جس نے ایسی جنّت کو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے، ایک دانہ یا دو دانے کے بدلے فروخت کر دی۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، وہ لوگ جنھوں نے کم تولا اور ڈنڈی ماری، قیامت کے دن سیاہ رُو، زبان نکلی ہوئی، آنکھیں پھری ہوئی اُن کی گردن میں آگ کی ترازو لٹکی ہوئی لائے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا یہاں سے یہاں تک وزن کر۔ تو انھیں دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار

سال تک عذاب دیا جائے گا۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ جن کے چہرے روزِ قیامت کالے ہوں گے وہ کم ماپنے والے لوگ ہیں۔

پانچ گناہوں کا دُنیاوی وبال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! پانچ باتوں سے قبل پانچ باتوں سے بچو۔ جس[۱] قوم نے کم ماپا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کو گرانی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیا۔ اور جس[۲] قوم نے بدعہدی کی، اللہ تعالیٰ نے اُن پر اُن کے دشمن کو مسلط کر دیا۔ اور جس[۳] قوم نے زکوٰۃ ادا کرنے میں روک پیدا کی، اللہ سبحانہ نے اُن کو بارش سے محروم کر دیا، اگر جانور (چوپائے) نہ ہوتے تو بارش کے ایک قطرے سے بھی وہ سیراب نہ ہوتے۔ اور جس[۴] قوم میں بدکاری پھیلی، اللہ تعالیٰ نے اُن پر طاعون مسلط کر دیا۔ اور جس[۵] قوم نے قرآن کے علاوہ فیصلہ دیا، اللہ تعالیٰ نے اُن کو ظلم و ستم کا مزہ چکھایا اور ایک دوسرے کو ظلم و ستم کا آلۂ مشق بنایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ صراط کی شاہراہ پر آگ کی بیڑیاں ہیں، جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا، اُس کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی، جس سے صراط کے راستہ پر گزرنا دشوار ہوگا۔ جب تک کہ اس درہم کا مالک اُس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ نہ لے لے۔ لیکن اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو وہ اِس کے گناہوں کا بوجھ بھی اُٹھائے گا اور جہنم میں گر پڑے گا۔

تو اے بندے! مالِ ظلم و حرام کو اُس کے مالک کی طرف تم سے نیکیاں لیے جانے سے پہلے لوٹا دو۔

چوری کا عذاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چرایا قیامت کے دن اُس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق کی شکل میں لٹکا کر آئیگا۔ اور جس نے تھوڑا سا بھی مال حرام کھایا، تو اُس کے پیٹ میں آگ دھونکائی جائے گی، اور اُس کی ایسی خوفناک آواز ہوگی کہ جس دن ساری مخلوق اپنی قبروں سے اُٹھیں گے سب کانپ جائیں گے، یہاں تک کہ احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے۔

تو اے کمزور و ناتواں بندو! توبہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا مداوا آج کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، شاید کہ وہ تمہیں ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے اور تم اُس کی رحمت کے سزاوار بن جاؤ۔ اور عذاب میں واقع ہونے اور تمہیں ذلت و خواری اُٹھانے، اور تمہاری زبان گنگ ہونے، اور تمہارے دل پر مُہر لگنے سے پہلے تم اُس کے قرب و فضل کے مستحق ہو جاؤ۔ لہٰذا سفرِ آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ آج اپنا توشہ بناؤ، کیونکہ توشہ کی قلت تمہیں کفایت نہ کرے گی۔

(اشعار)

باب ششم ٦

رونے پیٹنے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "یقیناً" ہم ہی زندہ کرتے اور ہم ہی مارتے اور ہم ہی وارث ہیں۔ تو جس طرح قصاب کی ناراضگی اپنی بکری ذبح کرتے وقت مستحسن نہیں ہے۔ اسی طرح بندے کی موت کے وقت، بندے کی ناراضگی اچھی نہیں ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، میں اُس سے بُری و بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی اور کپڑے پھاڑے اور چوری کی۔ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ" وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے فرماتے ہیں وہ نوحہ کرنا اور رونا پیٹنا ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رونے پیٹنے والی عورتیں اپنی قبروں سے بکھرے بال، پریشان حال اور گرد آلود اُٹھیں گی، ان کے سروں پر خارش کا دوپٹہ اور اللہ کی لعنت کے جوتے، اور قطران کے لباس ہوں گے، اور اپنے ہاتھوں کو اپنی چھاتیوں پر رکھے چیختی چلّاتی اور واویلا کرتی ہوں گی۔ اور فرشتے آمین کہتے ہوں گے، پھر جو اس نوحہ گری پر اُجرت و مزدوری لی ہو گی، تو وہ نارِ جہنّم کا حصہ ہوگا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ واویلا کرنے والیوں اور اس کے سُننے والیوں پر لعنت کرتا ہے۔ کسی بزرگ نے فرمایا کہ میں نے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مبارکہ میں کیا تمام مہاجر عورتیں اس قسم کی نوحہ گری کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں!

خدا کی قسم! نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دربار میں ایک عورت آئی جس کا باپ، جس کا بھائی، جس کا بیٹا غزوہ میں شہید ہو گئے تھے اور وہ روتی تھی۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اے عورت! تجھے کیا مصیبت پہنچی ہے؟ اُس نے کہا میرے گھر کے تمام مرد شہید ہو گئے ہیں۔ حضورؐ نے اس سے فرمایا، اگر تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تو تیرے لیے جنّت ہے۔ اُس نے کہا خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی نہ روؤں گی جبکہ میرے لیے جنّت ہے۔ حالانکہ اُس زمانہ کی عورتیں چہروں کو نوچتیں، جیب و گریباں چاک کرتیں اور بالوں کو کھسوٹا کرتی تھیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو دو قسم کی بُری آوازیں انتہائی مبغوض و ناپسند ہیں، ایک کسی مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز۔ دوسرے خوشی کے وقت گانے باجے کی آواز۔ اللہ تعالیٰ گانے والے اور بین کرنے والے پہ لعنت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَفِیْ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔
اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حصّہ ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں سے گانے والیوں کو خوشی کے وقت دیتے، اور مصیبت کے وقت بین کرنے والیوں کو دیتے ہیں۔ جب کوئی مرتا ہے تو اُس کے اوپر بارِ قرض بھی ہوتا۔ اور اُس کے پاس امانتوں کا مال بھی ہوتا اور اُس کے ذمہ لوگوں کے مواخذے بھی۔ وہ اپنی جانکنی کے وقت دہشت زدہ اور بوقت حضوری رب تعالیٰ مصیبت زدہ ہوتا ہے اور اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے، اور شیطان اُن کی قبر تک ساتھ آتا ہے، اور وہ اُس کی قبر میں فرشتوں کی تنبیہ و تہدید کو سنتا ہے، جو اُس کے گناہوں پر فرشتے اُسے جھڑکتے، اور اُس کے گناہوں کے سبب عذاب سے ڈراتے ہوتے ہیں، تو اُس سے شیطان کہتا ہے، اسے

فلاں! تو مجھے پہچانتا ہے؟ قسم خدا کی! زیادہ کروں گا تیرے اُوپر عذاب اور عقوبت کو، زیادہ تیرے عذاب سے۔ جہاں حساب کیا جاتا ہے بغیر گناہ کے جو تجھ سے صادر ہوئے۔ پھر اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے، اور کتنا ہی آسان ہے تمہارے مُردے کے لیے تم پر اس کا ماتم۔ تو گویا وہ ماتم کا دلّال ہے، فلاں آدمی کی طرح تم زیادہ ہو، اور فلاں شخص کے مثل زیادہ رونا ہو، اور فلاں شخص کی مثل ندبہ و نوحہ ہو۔ فلاں نوحہ کرنے والی کو بلاؤ اُسے مال دو، اس کے بعد اہلِ میّت کسی نوحہ کرنے والی کو اجیر بناتے ہیں، وہ روتی ہے بلا مصیبت کے، اور اپنے آنسو کو روپے کے عوض بیچتی ہے۔ زندے اپنے گھروں میں فتنوں میں مبتلا ہوتے اور مُردے اپنی قبروں میں عذاب پاتے ہیں، جو اجر و ثواب کو روکتا اور اُن کے گناہوں کو عظیم بناتے اور مُردے پر متعدد سختیاں لاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ان پر اور میّت پر غضب فرماتا ہے، اور میّت کی قبر میں جہنّم کے ستّر دریچے کھول دیئے جائیں گے جن سے سیاہ رنگ کے کُتّے میّت کے پاس آکر اُسے بھنبھوڑ ڈالیں گے، اور عذاب کے فرشتے اُس کے سر کو کوٹیں گے اور مار لگائیں گے۔ مردہ کہے گا، ہائے خرابی، یہ عذاب میرے پاس کہاں سے آگیا۔ فرشتے کہیں گے یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیری طرف ہدیہ ہے۔ اُس وقت مُردہ کہے گا اے خدا! ان کو میری طرف سے اچھی جزا نہ دینا۔ اے خدا! اِن پر بھی ایسا ہی عذاب کرنا جس طرح کہ مجھے عذاب دیا جا رہا ہے۔ فرشتے کہیں گے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی عذاب لازمی دیا جائے گا۔ اُس وقت وہ بین کرنے والے کہیں گے جنہوں نے مُردے پر بین کیا، طمانچے مارے اور جیب و گریباں چاک کیا۔ ہمارے کون سے گناہ کے بدلے میں ہمیں یہ عذاب دیا جا رہا ہے؟ اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا، تمہارا گناہ یہ ہے کہ تم نے ان سے عہد و پیمان لیا

تھا کہ اپنے بعد مجھ سے جنگ نہ کروگے، تو جنہوں نے اقارب کی وصیت پر معاہدہ کو بھلا دیا کہ اپنے رب سے جنگ نہ کروگے، تو اللہ عزوجل ان پر عذاب فرماتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بین کرنے والی عورت اپنے مرنے سے ایک سال پہلے جب تک توبہ نہ کرے تو اُس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی کیونکہ اس کا گناہ عظیم ہے۔ اب اگر وہ بغیر توبہ کیے مرگئی، تو وہ روزِ قیامت اس طرح کھڑی ہوگی کہ اُس کے جسم پر قطران کے کپڑے اور خارش کا دوپٹہ ہوگا۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کسی دوسرے کے گناہ کے پاداش میں عذاب دیا جائے، بجز مُردے کے۔ کیونکہ مُردے پر اس کے گھر والوں کا اس پر رونے کی برابر عذاب دیا جاتا ہے۔ تو جب گھر والے بین کرتے وقت کہتے ہیں کہ اے ہماری عزت!، اے ہماری وجاہت!، تیرے بعد ہمارا کون مددگار ہے۔ اُس وقت مُردے کو اس کی قبر میں بٹھاتے ہیں، اور ہر بات کے بدلے عذاب کے فرشتے مُردے کو مار لگاتے ہیں، یہاں تک کہ اُس کے جوڑ جوڑ الگ ہوجاتے ہیں۔ عذاب کے فرشتے اُس سے کہتے ہیں کہ تو ایسا ہی تھا، جیسا کہ تیرے گھر والے کہتے ہیں؟ کیا تو اُن کا رازق، ان کا امیر اور ان کا کفیل تھا؟ مُردہ کہے گا، نہیں! خدا کی قسم! اے رب میں کمزور و ناتواں تھا۔ تیری ذات پاک ہے، تو ہی مجھے رزق دیتا تھا، اور ان کو بھی رزق دیتا تھا۔ اُس وقت حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرمائے گا، تجھ پر یہ عذاب اس بناء پر ہے کہ تونے ان کو اس سے باز کیوں نہ رکھا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بین کرنے والوں کو جنت و دوزخ کے درمیان سرِراہ روزِ قیامت کھڑا کیا جائے گا، ان کے کپڑے قطران کے ہوں گے، اور ان کے چہروں پر آگ کا نقاب ہوگا۔ مُردے کو فرشتے گھسیٹ کر لائیں گے، حق تعالیٰ

اُن کی ارواح کو اُن کے جسموں میں لوٹائے گا، اور ان کے ہاتھوں کو دراز کیا جائیگا۔ عذاب کے فرشتے اُن سے کہیں گے بَین کرو جس طرح کہ تم دُنیا میں مُردے پر بَین کرتے تھے۔ اُس وقت وہ کہیں گے آج ہمیں شرم آتی ہے۔ فرشتے ان پر مار لگاتے ہوئے کہیں گے، اے ملعونو! دنیا میں تم کو کیوں خدا سے شرم نہ آئی، کیا تم نہیں جانتے تھے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ تمہاری آوازوں کو سُن رہا ہے۔ اس کے بعد بین کرنے والے دوسری بات کہیں گے، اُس وقت اُس کے پاؤں کٹ کر گر پڑیں گے، پھر وہ تیسری بات کہیں گے، تو اُن کے ہاتھ کٹ کر گر پڑیں گے، تو وہ چیخیں گے ہائے میری خرابی۔ اور مُردہ کہے گا میرا گناہ کیا ہے؟ فرشتے کہیں گے تیرا گناہ یہ ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے تو نے ان کو منع کیوں نہیں کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے تو اُس کے جسم پر کوئی عضو باقی نہ رہے گا، سب کٹ کر گر پڑیں گے اور وہ اُڑنے والے پرندہ کی مانند رہ جائے گا، اور جب کبھی بھی اس پر مار پڑے گی، تو وہ ایسی چیخ مارے گا کہ ساری مخلوق اس سے رو پڑے گی، تو وہ برابر چیختا رہے گا، اور اُسے سات مرتبہ یونہی کاٹا جائے گا اس کے بعد اگر وہ اہلِ خیر میں سے ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں بھیج دے گا، اور اگر وہ اہلِ نار میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم میں بھیج دے گا۔ پھر بین کرنے والوں کو آگ کا خنجر دیا جائے گا اور آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور آگ کی ڈھال اور آگ کا خود اور آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ اور عذاب کے فرشتے اُن سے کہیں گے، اے ملعونو! اپنے رب سے جنگ کرنے والو، تمہارا رب آج تم سے جنگ کرتا ہے، جس طرح کہ تم دنیا میں اُس سے جنگ کرتے تھے، تاکہ آج تم دیکھو کہ کون مغلوب، ذلیل، مخالف اور آگ میں جھونکا ہوا ہے؟ یہ سُن کر نوحہ کرنے والے کہیں گے، ہائے خرابی۔

اس کے بعد اُن کو جو اُن کے نوحہ میں شریک ہوئے، اور جو ان کے فعل سے راضی ہوئے سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، اور ان کو اُوندھے مُنہ بھونا جائیگا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے نوحہ کے کلمے بولے اگرچہ وہ سات کلمے ہی ہوں، قیامت کے دن اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ اُس کے سر پر قطران کی چادر، آگ کی قمیض اور اللہ کی لعنت کے طوق ہوں گے اور وہ اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہے گا، ہائے میری خرابی، وہ فرشتہ جو لے کے جاتا ہوگا کہیگا، آمین۔ یہاں تک کہ وہ فرشتہ، داروغۂ جہنم مالک کو سُپرد کر دے گا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جہنم میں نوحہ کرنے والوں کی دو صف بنائے گا، ایک صف جہنمیوں کے داہنی جانب، اور دوسری صف جہنمیوں کے بائیں جانب۔ وہ جہنمیوں پر اس طرح بھونکتے ہوں گے جیسے کتّے بھونکتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو گاتے ہوئے سُنا تو اُنھوں نے کوڑے سے اتنا پیٹا کہ سر کی چادر گر پڑی۔ کسی نے اُن سے عرض کیا، اے امیر المومنین! کیا اس کے لیے حرمت، یعنی پردہ نہیں ہے؟ فرمایا، نہیں! خدا کی قسم۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں عورتوں کو گھر میں روکے رکھنے کا حکم دیتا ہے، اور یہ عورتیں خدا کی نافرمانی کرتی ہیں، اور حق تعالیٰ ہمیں جزع سے منع فرماتا ہے اور یہ عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں، اور اُس کی نافرمانی پر اُجرتیں لیتی ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ کے ساتھ کفر کی تین خصلتیں ہیں، جیب و گریباں کا چاک کرنا، اور بالوں کا منڈانا، یا فرمایا گالوں پر طمانچے مارنا، اور نوحہ گری کرنا۔ بلاشبہ فرشتے نوحہ کرنے والے اور گانے والے مرد و عورت پر رحمت

کی دعا نہیں کرتے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نائحہ اور مغنّیہ، واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت فرماتا ہے اور اپنے رخساروں پر طمانچے مارنے والوں پر، اور زور زور سے واویلا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ، نوحہ گروں اور اُس کے سُننے والوں سب پر لعنت کرتا ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے رخساروں پر طمانچے مارے، جیب و گریباں چاک کیا اور جاہلیت کے نوحہ گری کی مانند واویلا کی۔ اللہ تعالیٰ سبحانہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ استعانت کرو، بیشک یہ عمل بہت بڑا ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جہنم کی پشت پر صراط قائم کی جائے گی، گویا کہ وہ پُل اُس کی داہنی اور بائیں جانب پر (درمیان میں) نصب کیا جائے گا، تو اگر مسلمان نمازی ہے، تو وہ اُس کی داہنی جانب سے اُسے پناہ میں رکھے گی، اور اگر سختیوں پر صبر کرنے والا ہے تو اُسے اُس کی بائیں جانب سے پناہ میں رکھے گی۔ اور اگر وہ غیر نمازی ہے اور صبر کرنے والا نہیں ہے، تو پُل کو عبور کرتے وقت دونوں جانب سے جہنم کی آگ کے شعلے اُسے جلائیں گے۔ لہٰذا تم صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ مدد چاہو، تاکہ وہ تم کو آگ کی لپیٹ سے بچائے۔ صراط کی شکل یہ ہے۔

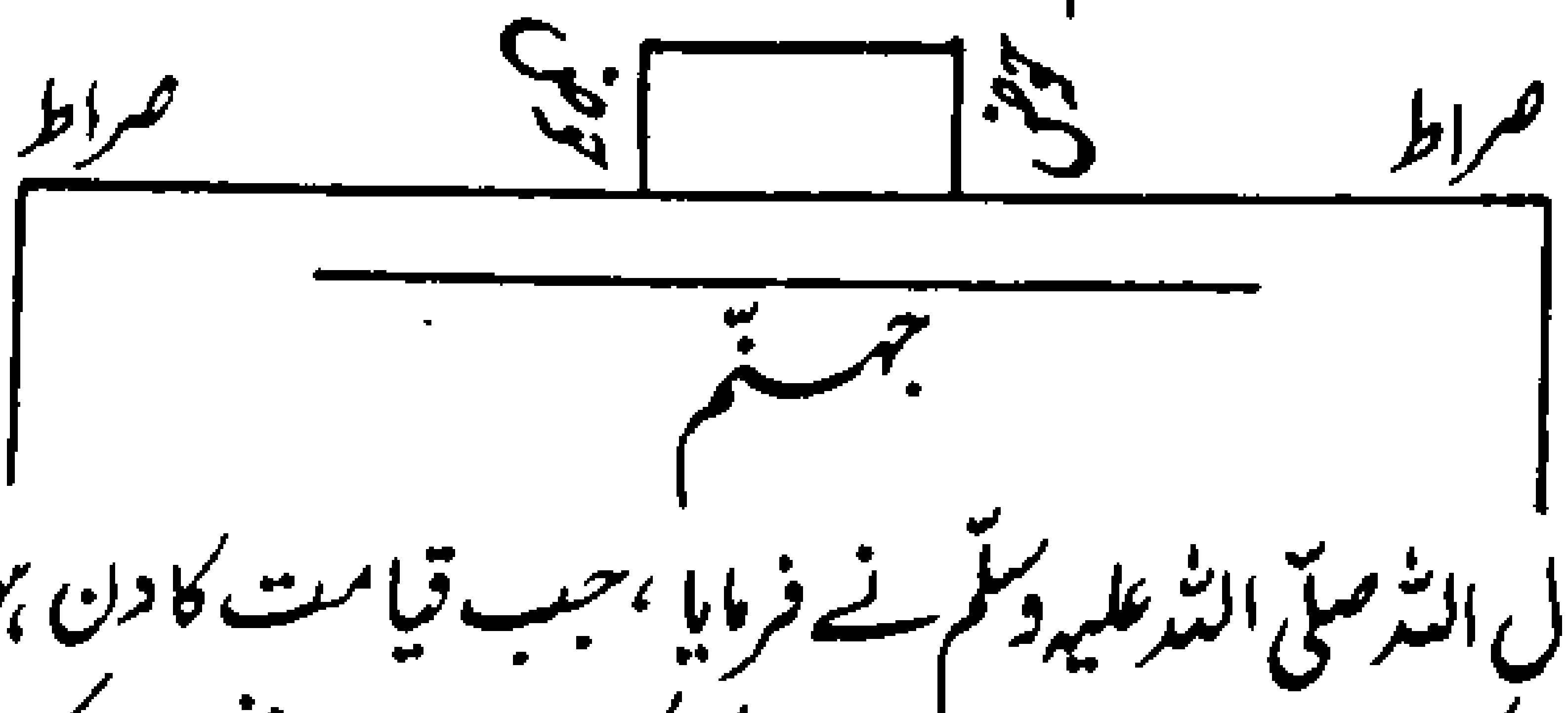

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا، تو منادی ندا کرے گا کون ہے وہ جس کا قرض اللہ کے ذمّہ ہے؟ مخلوق کہے گی ایسا کون ہوگا جس کا قرض اللہ کے اوپر ہو۔ فرشتے جواب دیں گے، وہ شخص ہے جس کا

دل حزن و ملال سے مبتلا کیا گیا۔ اگرچہ اُس کی آنکھیں آنسو بہاتی ہوں، مگر وہ اللہ کی خوشنودی میں صبر کر رہا ہو۔ تو جو کوئی ایسا ہو، وہ اس دن اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے اپنا اجر لے لے۔ تو بہت سی مخلوق مصیبتوں والی کھڑی ہو جائے گی۔ فرشتے کہیں گے، دعویٰ بغیر دلیل کے نہیں ہوتا ہے، تم ہمیں اپنا نامۂ اعمال دکھاؤ۔ تو وہ اُن کے نامۂ اعمال کو دیکھیں گے، تو وہ جس کے نامۂ اعمال میں خدا سے ناراضگی یا فحش کلامی پائیں گے کہیں گے بیٹھ جا، تو صبر کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اور اسی طرح جب وہ عورت کے نامۂ اعمال میں ناراضگی پائیں گے، تو اُس کے آگے نامۂ اعمال پھینک دیں گے۔ اور صبر کرنے والے مرد و عورت کو فرشتے لے کر جائیں گے یہاں تک کہ ان کو عرش کے نیچے لائیں گے اور عرض کریں گے، اے ہمارے رب! یہ تیرے صبر کرنے والے بندے ہیں۔ اللہ عزّوجل فرمائیگا، انھیں شجرہ البلویٰ لے جاؤ۔ تو وہ ان کو ایسے درخت کے پاس لائیں گے جس کی جڑیں سونے کی ہوں گی اور اس کے پتّے چاندی کے، اور اس کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ سوار سو سال تک اس کے نیچے چلتا رہے، تو وہ اُنھیں اُس کے سایہ میں بٹھائیں گے۔ اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ یکے بعد دیگرے بار بار اُن پر تجلّی فرمائے گا، اور ان سے معذرت فرمائے گا جس طرح آدمی اپنے ساتھی سے معذرت کرتا ہے۔ اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائے گا، اے میرے صبر کرنے والے بندو! میں نے جو تم کو بلاؤں میں مبتلا کیا تھا، اپنی بارگاہ میں تمہیں ذلیل و خوار کرنے کے لیے نہیں کیا تھا، بلکہ اپنے حضور میں تمہاری عزت و کرامت کے لیے تھا، اور میں نے چاہا تھا کہ دنیا کے گھر میں بلاؤں کے ذریعہ تم سے تمہارے گناہ اور بوجھ کو مٹا دوں، اور تمہیں بلند درجے عطا فرماؤں، جب کبھی تمہیں اپنے اعمال میں بلائیں پہنچیں، تم نے میری وجہ سے صبر کیا اور مجھ سے حیا کرتے رہے، اور

میری قضاء وقدر کو تم نے بُرا نہ جانا، تو آج میں تم سے حیا فرماتا ہوں، میں تمہارے لیے میزان قائم نہیں کرتا اور نہ تمہارے نامۂ اعمال کو کھولتا ہوں، "بلا شبہ صبر کرنے والوں کو بلا حساب پورا پورا اجر دیا جائے گا" اور میں تمہارا حساب وکتاب نہیں لیتا۔ اس کے بعد حق سبحانہٗ وتعالیٰ فقراء کی طرف اعتذار میں فرمائیگا، اے میرے فقراء بندو! میں نے تم کو فقر کے ساتھ اپنے حضور میں ذلیل وخوار کرنے کے لیے مبتلا نہیں کیا تھا، اور نہ میرے حضور میں دنیا داروں کی کوئی عزت ہے۔ میں نے دنیاوی ملکیت میں سے اگر کسی چیز کا کسی کو مالک بنایا تھا، تو میں اُس سے ذرّہ ذرّہ کا حساب لوں گا، اور میں اُس سے پوچھوں گا کہ تو نے اسے کہاں استعمال کیا، اور تو نے اسے کہاں سے حاصل کیا؟ لیکن اے فقیرو! میں نے تمہارے لیے پسند کیا کہ تمہارا حساب وکتاب ہلکا ہو، اور تم پورے پورے اجر وثواب کو حاصل کرو۔ تو جس نے دنیاوی زندگی میں تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا، یا ایک لقمہ کھانا کھلایا، یا ایک کپڑا تمہیں پہنایا، تو وہ تمہاری شفاعت میں ہے۔

اس کے بعد حق سبحانہٗ وتعالیٰ اُس عورت کی جانب جس کا بچہ گم ہُوا، اور اُس نے صبر کیا اعتذار میں فرمائے گا، اے میری بندی! میں نے تیرے بچّہ کے عیوض لوحِ محفوظ میں ایسا اجر وثواب لکھا ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنے حضور اُس کے قبض کیا، تو تیرے دل نے جزع فزع نہ کیا، اور نہ تیرا سینہ تیرے لیے تنگ ہوا، تو آج میری رضا وخوشنودی کی تجھے بشارت ہو۔ اور اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے ابدی حیات والے گھر میں اکٹھے ہو جا، جس میں نہ موت ہے اور نہ وہاں سے کسی اور مقام کی طرف جاتا ہے، وہاں نہ غم ہے، نہ حزن وملال۔

اس کے بعد حق سبحانہٗ وتعالیٰ، اندھوں، کوڑھیوں، جذامیوں اور ہر بیماری والوں سے اعتذار میں فرمائے گا، آج تم انتہائی مسرّت کے ساتھ خوش ہو جاؤ،

کیونکہ آج تمھیں ان کا پورا پورا اجر ملے گا۔ اس کے بعد ان کے لیے ایسے جھنڈے لہرائے جائیں گے جیسے بادشاہوں اور حاکموں کے جھنڈے لہرائے جاتے ہیں۔ تو جس نے کسی ایک بلا پر صبر کیا، اُس کے لیے ایک جھنڈا ہوگا، اور جس نے دو قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہو کر صبر کیا، اُس کے لیے تین جھنڈے نصب کیے جائیں گے، اور جس نے بہت سی بلاؤں میں مبتلا رہ کر صبر کیا، اس کے لیے اتنے ہی زیادہ جھنڈے نصب کیے جائیں گے۔ اس کے بعد فرشتے انھیں سوار کریں گے، اور خود اُن کے جلو میں ہوں گے، اور اُن کے آگے جھنڈے لہراتے ہوں گے۔ یہ لوگ اس شان سے جنّت کی طرف جائیں گے۔ لوگ ان کی طرف دیکھ کر کہیں گے، کیا یہ لوگ شہداء و انبیاء ہیں؟ فرشتے اُن سے کہیں گے، واللہ! نہ یہ شہداء ہیں اور نہ نبی، بلکہ یہ وہ عوام انسان ہیں جنھوں نے دنیا کی سختیوں اور بلاؤں پر صبر کیا ہے، اور یہ آج کے دن نجات پائے ہوئے ہیں۔ یہ سُن کر لوگ کہیں گے، اے کاش! ہم پر بھی شدید بلائیں واقع ہوتیں اور ہمارے گوشت کو قینچیوں سے کاٹا جاتا، تو ہم بھی اُنھی کے ساتھ یہ عزّت و منزلت پاتے۔ جب یہ لوگ اس شان کے ساتھ جنّت کے دروازہ پر پہنچیں گے، تو فرشتے اُس کے دروازہ پر دستک دیں گے۔ رضوان آ کر پوچھے گا، کون ہے؟ فرشتے رضوان سے کہیں گے، دروازہ کھولو! رضوان اُن سے کہے گا، ان لوگوں کا کس وقت حساب ہوا ہے، اور نجات پائی ہے، حالانکہ لوگ ابھی زمین پر کھڑے ہیں، اور ابھی تک حق عزّ و جل کے کسی کے نامۂ اعمال بھی نہیں کھولے ہیں، اور نہ میزان نصب کی گئی ہے؟ فرشتے کہیں گے، یہ صبر کرنے والوں کی بات ہے جن پر کوئی حساب نہیں ہے۔ اے رضوان! ان کے لیے جنتوں کے دروازے کھولو، تاکہ یہ چین و آرام کے ساتھ اپنے محلوں میں بیٹھیں۔ تو اُس وقت رضوانِ جنت اُن کے لیے

دروازہ کھولے گا، اور وہ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہوں گے۔ پھر اُن سے خوشی و مسرت کے ساتھ تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے خدّام ملاقات کریں گے۔ تو وہ پانچ سَو سال جنّت کی بلندیوں پر بیٹھے رہیں گے، اور لوگوں کا حساب و کتاب ہوتا دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ فطوبیٰ للصابرین۔

صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلّی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا؟ فرمایا، صبر۔ تو جتنا کچھ اُس نے صبر کیا ہوگا، وہ سب اُس کے سامنے صراط پر گزرتے ہوئے آجائے گا۔ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو صراط کو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز نہ پائے۔ جس نے صراط کو اس حالت میں پایا، وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ اس میں شک و شبہ نہیں کہ ہر انسان اپنے اعمال کے اندازے پر صراط کو پائے گا۔ کسی انسان کو ایک جزیرہ کی چوڑائی کی برابر صراط معلوم ہوگی اور کوئی اُسے ایک ہاتھ کے برابر پائے گا۔ اور کوئی چار اُنگل کے برابر۔ جیسا اُس نے شدائد اور مصائب پر دنیا میں صبر کیا ہے، اور طاعات پر قائم رہا ہے۔ اس کے مطابق صراط کو پائے گا۔ اور کوئی اسے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پائے گا، ایسا وہ لوگ پائیں گے جن کو دنیا میں نہ صبر کی توفیق ہوگی اور نہ اُن کا دین ہوگا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جب بچہ مرتا ہے اور فرشتے اُس کی روح کو لے کر جاتے ہیں، تو اللہ عزّ و جل فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! تم نے میری بندی کو کس حال میں چھوڑا ہے جبکہ تم نے اُس کے بیٹے اور اُس کے پھل کو چھینا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ فرشتے عرض کریں گے،

اے ہمارے رب! ہم نے اُسے تیری بلاء پر راضی اور نعمتوں پر شکر گذار پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرشتو! اس کے لیے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ، اور اس کا نام "بیت الصبر"، رکھو۔ دوسری حدیث میں ہے اس کا نام "بیت الحمد"، رکھو۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس کا ایک بچّہ گم ہوا، اور اُس کے گم ہونے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اُحد پہاڑ کے برابر اُس کے میزان میں اجر عطا فرمائے گا۔ اور جس نے دو بچوں کو گم کر کے اُن کی گم گشتگی پر صبر کیا، تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسا نور عطا فرمائے گا جو اُس کے آگے چلتا ہوگا جو اُس کے لیے موقف کی اندھیری میں روشنی دے گا اور جس کے تین بچّے گم ہوئے اور اُس نے اُن کے گم ہونے پر صبر کیا، تو اُس سے جہنّم کے دروازوں کو بند کر دیا جائے گا، جبکہ وہ جہنّم پر سے گزرے گا۔ اور جس نے کسی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا، تو وہ پہلا شخص ہوگا جو رب العزّت جلّ وعلیٰ کے وجہ کریم کی طرف نظر کرے گا، اور اللہ تعالیٰ نابیناؤں کے جسموں پر خلعت پہنائے گا اور تمام اہلِ بلاء کے آگے ان کے جھنڈے نصب ہوں گے۔ اور جس نے دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے عرش کے نیچے گھر بنائے گا، اور اس میں ایسی بادشاہت ہوگی جس کی کوئی تعریف کرسکتا ہی نہیں۔ اور جس نے نماز کے اہتمام میں غسل اور وضو پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اُس کے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھے گا، اور اللہ تعالیٰ اُس کے غسل و وضو کے ٹپکے ہوئے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا کرے گا جو قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہیں گے اور ان کی تسبیح کا اجر اس کے لیے ہوگا۔ اور جس نے لوگوں کی ایذاء رسانی پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ جہنم کی اذیت اور اُس کے دھوئیں سے اسے

جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ

باز رکھے گا۔ اور جہنم میں ایک دروازہ ہے اس کا نام "باب التشفی"، ہے اس میں سے کوئی داخل نہ ہوگا، مگر ہر وہ آدمی جو اپنے غضب کو نہ دبا سکا ہے، اور جس نے اپنے غضب و غصہ کو نہ دبایا، اور اللہ کے عائد کردہ حق کو تلف کیا، تو اللہ تعالیٰ اُس پر اس دروازہ کو کھول دے گا، جب وہ صراط پر سے گزرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کی نیکیوں کو اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا جس کو اس نے ایذاء پہنچائی ہے، اور اُس کی بدیوں کو اس کے نامۂ اعمال میں منتقل فرما دے گا۔ حق تعالیٰ اچھا حکم دینے والا ہے۔

اور جس نے چھوٹے بچوں کے گم ہونے یعنی فوت ہونے پر صبر کیا، اور اُس نے اللہ کی راہ میں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہا، تو اُس کے لیے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور حق تعالیٰ اُس سے راضی ہوتا ہے، اور اس چھوٹے بچے کو اُس کے لیے حوض پر اللہ تعالیٰ ذخیرہ بنائے گا۔ اور وہ بچہ قیامت کے دن جو پیاس کا بہت بڑا دن ہوگا، پانی پلائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ قیامت کے دن بھوکے پیاسے قبروں سے اُٹھیں گے، تو جس کے لیے دنیا میں گرمی کے دنوں میں نفلی روزے ہوں گے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت سے کھانے پینے کے دسترخوان بھیجے گا، اور اُس کا وہ روزہ آئے گا اور حوض پر سے لوگوں کے اژدحام کو اُس کے لیے ہٹائے گا، اور اُسے خوب سیر ہو کر پانی پلائے گا۔

اور جن کا ایک ہی بچہ ہو، اور وہ بلوغ سے پہلے فوت ہو گیا ہو، تو وہ اُس کے لیے جھگڑے گا اور اُسے سیراب کرے گا۔ اگر اُس نے اُس کے فوت ہونے پر صبر کیا ہو، اللہ سے ناراضگی اور اُس سے لڑنے کے الفاظ مُنہ سے نہ نکالے ہوں۔

اس لیے کہ تمام مسلمانوں کے بچّے حوض کے گرد حور و غلمان کے ساتھ ہوں گے، اور اُن کے اوپر دیباج کے قبے اور نور کی مندیلیں یعنی پردے ہوں گے، اور اُن کے آگے چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے رکھے ہوں گے۔ وہ بچّے اپنے ماں باپ کو پانی پلائیں گے، مگر جس نے اللہ عزّ و جل سے اُس کے فوت ہونے کے وقت لڑنے جھگڑنے کے الفاظ مُنہ سے نکالے، تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے اجازت نہ دے گا کہ وہ بچّے ان کو پانی پلائیں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بچّے قیامت کے دن موقف میں مجتمع ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا ان سب کو جنّت میں لے جاؤ، جب وہ جنّت کے دروازہ پر کھڑے ہوں گے، تو خازنِ جنّت کہے گا، اے مسلمانوں کے بچّو مرحبا! تم سب جنّت میں داخل ہو جاؤ، تم پر کوئی حساب نہیں ہے۔ اُس وقت وہ بچّے کہیں گے ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟ خازنِ جنّت اُن سے کہے گا، تمہارے ماں باپ، تمہاری مانند نہیں ہیں، اس لیے کہ اُن پر گناہ، مطالبے اور بدیاں ہیں، وہ حساب دیں گے اور مطالبے پورے کریں گے۔ بچّے کہیں گے اُنہوں نے ہمارے گم ہونے یعنی مرنے پر آج کے دن کے ثواب کی خاطر صبر کیا ہے۔ اُن کی اس بات کا جواب خازنِ جنّت ان کو نہ دے سکے گا۔ حضورؐ نے فرمایا، تو وہ بچّے جنّت کے دروازہ پر کھڑے رہیں گے، اور ہم آواز ہو کر چیخ ماریں گے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا؟ باوجودیکہ وہ ان کے اس چیخنے کو خوب جانتا ہے۔ فرشتے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! یہ مسلمانوں کے بچّے کہتے ہیں، ہم جنّت میں داخل نہ ہوں گے مگر اپنے ماں باپ کے ساتھ“ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائے گا، اُن سب کو بھی داخل کر دو، تو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کے جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔

تو صبر کرنے والوں کو خوشی ہو، تھُڑدلے، جزع فزع کرنے والوں کی خرابی ہو وہ اپنی دُون ہمتی اور بے صبری سے کیسے اجر و ثواب کو کھوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم کو سب کو اُس چیز کی توفیق مرحمت فرمائے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، اور ہمیں اور تم کو سب کو اُس کی ناپسندیدگی اور ناراضگی سے بچائے جو اُس نے مقدر فرمایا ہے ہمیں اور تم کو سب کو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی محبت و مودّت عطا فرمائے جس سے وہ راضی و خوش ہو۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

باب ہفتم

زکوٰۃ نہ دینے والے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔
فرمانِ باری ہے: اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○	مسلمان وہ ہیں جو نماز قائم کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں، حقیقۃً یہی لوگ مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے، مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلم وہ ہے جب نصاب کا مالک ہو، اور وہ نصاب بیس مثقال سونا ہے، تو وہ نصف مثقال کی زکوٰۃ دے، اور جو چاندی کا مالک ہو تو اُس کا نصاب دو سَو درہم ہے۔ اُس کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے، جبکہ اُس کے قبضہ میں سال گزر جائے اور جب اُس پر سال گزر جائے تو اُس پر زکوٰۃ لازم ہوجاتی ہے۔ اب اگر وہ زکوٰۃ نہ دے تو وہ تمام مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرکے رکھتے ہیں اور خدا کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے، تو اُن کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو، جس دن جہنم کی آگ میں اُنہیں غوطہ دیا جائے گا، اور اس مال سے ان کی

پیشانیوں، ان کے پہلو اور ان کی کمر کو داغ دیا جائے گا۔ یہ مال وہ ہے جس کو تم نے اپنی جانوں کے لیے ذخیرہ کر کے رکھا تھا، تو چکھو اپنے جمع کیے ہوئے مال کا مزہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نصابِ زکوٰۃ کا مالک ہو، اور اُس نے زکوٰۃ نہ دی، تو اُس مال کو قیامت کے دن اژدھے کی صورت میں لایا جائے گا۔ اُس کی آنکھوں میں آگ دہکتی ہو گی، اور اُس کے دانت لوہے کے ہوں گے، تو وہ اژدھا مانعِ زکوٰۃ کے پیچھے دوڑے گا اور اُس سے کہے گا، بخیل اپنا داہنا ہاتھ دے تاکہ اُسے کاٹ کر جُدا کر دوں۔ مانعِ زکوٰۃ بھاگے گا، اُس سے اژدھا کہے گا، گناہوں سے کہاں تو بھاگا تھا، پھر اُسے پکڑ لے گا اور اُس کے ہاتھ کو دانتوں سے قطع کر دے گا اور اُسے نگل جائے گا۔ پھر ہاتھ دوبارہ لوٹ آئے گا جیسا کہ پہلے تھا۔ اس کے بعد دوسرا بایاں ہاتھ قطع کر دے گا۔ اور جب بھی اژدھا اپنے دانتوں سے قطع کرے گا، وہ درد سے ایسی چیخ مارے گا کہ موقف میں کھڑے لوگ کانپ جائیں گے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا، ہر بار وہ اُس کے ہاتھ کو قطع کر کے کھا جائے گا اور وہ ہاتھ دوبارہ نمودار ہو جائیگا، یہاں تک کہ وہ اپنے رب کے سامنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں سے کھڑا ہو گا، اور اُس سے سخت و شدید حساب لیا جائے گا۔ اس کے بعد جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ وہ شخص مال سے پوچھے گا، تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کی زکوٰۃ دینے میں بخل کیا تھا میں آج تیرا دشمن ہوں، اور میں تجھے ہمیشہ ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا، البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے، اور فقراء تجھ سے چشم پوشی کریں۔ تو اُسے آگ میں اس کے سر کے بل ڈال دیا جائیگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، نہیں ہے کوئی ایسا جو بکریوں یا گائیوں یا اونٹوں کا مالک ہو،

اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے، مگر یہ کہ قیامت کے دن وہ اس سے زیادہ قوی ہو کر آئینگے جبکہ وہ دنیا میں تھے، ان کے سروں پر آگ کے سینگ ہوں گے، وہ ان سینگوں سے اسے گھائل کریں گے، اور اپنے ناخنوں سے نوچیں گے یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کر دیں گے، اور اس کی پیٹھ کو چھیل ڈالیں گے، وہ فریاد کرے گا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچے گا۔ اس کے بعد وہ درندے اور بھیڑیے بن جائیں گے اور اُسے جہنم میں عذاب دیں گے۔

حکایت ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں جوانی میں جاہل تھا اور زکوٰۃ نہ دیا کرتا تھا، اور میرے پاس اتنی بکثرت بکریاں تھیں مگر میں ان کی زکوٰۃ نہ دیتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن ایک محتاج آیا، اُس نے مجھ سے اپنی حاجت و ضرورت بیان کی، میں نے اُس کو ایک بھیڑ دے دی۔ اُس رات میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری تمام بکریاں جمع ہیں اور وہ سب اپنی پیشانیوں سے مجھ پر حملہ کر رہی ہیں اور مجھ پر سینگیں مار رہی ہیں اور میں رو رہا ہوں، نہ میں بھاگنے کی قدرت پاتا ہوں اور نہ کوئی فریاد رس ملتا ہے۔ اتنے میں وہ بھیڑ آئی جسے میں نے فقیر کو صدقہ میں دی تھی، تو وہ جم کر ان کو میرے پاس سے ہٹانے لگی، اور وہ بھیڑ اُن کو اپنے سینگ مار مار کر مجھ سے ہٹا دیتی ہے، مگر وہ بکریاں اتنی تعداد کی کثرت کی بناء پر غالب آجاتی ہیں کیونکہ وہ اکیلی تھی۔ قریب تھا کہ وہ بکریاں مجھے ہلاک کر دیتیں کہ میں بیدار ہو گیا، اور خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے تھا۔ اُس وقت میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بھیڑ کی تعداد کو زیادہ کروں گا، تو میں نے اپنی تہائی بکریاں صدقہ کر دیں، اور میں نے زکوٰۃ نہ دینے سے توبہ کی۔ اس کے بعد میں نے ان صدقہ کی ہوئی بکریوں سے اور میرے ساتھ غیر صدقہ ہوئی بکریوں کی عداوت

کے عجیب مظاہر دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی کے ساتھ پوری پوری ادا کر دی اُسے آسمان دنیا میں کریم اور دوسرے آسمان میں جوّاد اور تیسرے آسمان میں مطیع اور چوتھے آسمان میں سخی اور پانچویں آسمان میں مقبول اور چھٹے آسمان میں محفوظ اور ساتویں آسمان میں تمام اپنے گناہوں سے مغفور اور عرش پر حبیب اللہ کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دی اُسے آسمانِ دُنیا میں بخیل اور دوسرے شحیح اور تیسرے میں ممسک اور چوتھے میں مفتون اور پانچویں میں عاصی اور چھٹے میں منوّع یعنی وہ شخص جس سے برکت چھین لی گئی ہو، اُس کے لیے برکت کا کوئی حصّہ نہ مال میں ہو اور نہ نیکی میں، اور ساتویں میں مطرود یعنی جس کی نماز مردود ہو قبول نہ کی جائے بلکہ منہ پر مار دی جائے، اُسے اِن ناموں سے پکارا جائے گا۔

مروی ہے کہ ایک خوبصورت جوان حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا وہ جوان اُسی رات دُلہن کو بیاہ کے لایا تھا۔ ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ جوان آپ کو سلام کرنے آیا۔ اس جوان کو دیکھ کر ملک الموت نے کہا، اے داؤد! آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ یہ جوان مسلمان ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے، اِس جوان نے اپنے گھر داخل ہونے کو اس سے پہلے محبوب نہ جانا کہ میرے پاس آکر مجھے دیکھے اور سلام کیے بغیر جائے۔ ملک الموت نے کہا، اے داؤد! اس جوان کی زندگی میں صرف چھ دن باقی ہیں۔ یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت غم ہوا، مگر وہ جوان اس دن کے بعد سات مہینے تک زندہ رہا

اور وہ نہ مرا۔ جب ملک الموت، حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے، تو آپ نے ملک الموت سے پوچھا، تم تو کہتے تھے کہ اس جوان کی عمر میں صرف چھ دن باقی ہیں، مگر وہ اب تک زندہ ہے؟ ملک الموت نے کہا میں نے صحیح کہا تھا، لیکن بات یہ ہے کہ جب چھ دن تمام ہو گئے تو میں نے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا، تاکہ میں اُس کی روح نکالوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے ملک الموت! میرے فلاں بندے کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ شخص جب حضرت داؤد کے پاس سے باہر نکلا اور اُس نے ایک لاچار فقیر کو پایا تو اُس نے اپنی زکوٰۃ دے دی، اور وہ محتاج اُس سے بہت خوش ہوا، اور اُس نے اس کی درازیِ عمر کی دعا کی، اور کہا کہ جنّت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق بنے۔ تو میں اُس سے خوش ہو گیا، اور میں نے اُس کے لیے اُس چھ دن کو ساٹھ سال تحریر کر دیئے اور اس پر دس سال اور بڑھا دیئے، لہٰذا تم یہ مدّت پوری ہونے تک اس جوان کی روح کو نہ قبض کرنا، اور میں نے اُس کے لیے لکھا ہے وہ جنّت میں حضرت داؤد علیہ السّلام کا رفیق ہو۔

سبحان اللہ الکریم الوھاب۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، روزانہ آسمان سے بہتّر لعنتیں اُترتی ہیں، جن میں سے ایک یہود پر اور دوسری نصاریٰ پر اور بقیہ ستّر زکوٰۃ نہ دینے والوں پر پڑتی ہیں۔

ہر وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے، وہ صاحبِ مال رحمٰن کا حبیب ہے اور جب صاحبِ مال مر جائے، اور وہ مال اُس کے وارثوں کے قبضہ میں چلا جائے، تو وہ ورثا اُن کی زکوٰۃ دیں یا نہ دیں۔ فرشتے قیامت تک صاحبِ مال کے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے اور وہ عذابِ قبر اور عذابِ جہنّم سے نجات میں رہے گا، اور جنت میں داخل ہو گا۔

اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی وہ مال خبیث ہے اور اس کا مالک بھی خبیث ہے، اُس کا گناہ اُس پر برابر بڑھتا رہے گا اور قیامت تک یہ جاری رہے گا، اگرچہ وہ مال ایسے وارث کے قبضہ میں بعد کو پہنچ جائے جو اُس زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو خوش دلی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، مگر یہ کہ وہ مال اُس کی گردن میں نور کا ہار بن کر آئے گا، اور وہ نور قیامت کے دن مسلمانوں پر روشنی کرے گا یہاں تک کہ وہ اُس کے نور میں صراط پر سے گزر جائے گا، اور جنّت میں اُسے لے جائے گا۔ اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو، مگر یہ کہ وہ مال آگ کا طوق بن کر اُس کے گلے میں پڑے گا۔ اگر اُس طوق کو دُنیا میں ڈالا جاتا، تو یقیناً ساری دُنیا اُس سے جل جاتی، اور دنیا کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے، اور اس کے دریا خشک ہو جاتے۔ ہم اللہ سے اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ سے قبول و غفران اور جہنم سے نجات کی دعا مانگتے ہیں۔ آمین۔

باب ہشتم

جان کو قتل کرنے والے اور صلۂ رحمی کو قطع کرنے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جس نے قصد و ارادہ کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل کیا، تو اُس کی سزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اور اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت اُس کے اُوپر ہوگی، اور اُس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خودکشی کرنا ہے۔ اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا، فرشتے اُس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابدالآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اور میری شفاعت سے محروم ہوگا۔ اور اگر اپنی جان کو کسی اُونچی جگہ سے نیچے گرایا اور وہ مر گیا، تو فرشتے ابدالآباد تک جہنم کی وادی میں اُونچے ٹیلے سے اُسے گراتے رہیں گے اور خودکشی کرنے والے لوگ، آگ کے کنوؤں میں قید کیے جائیں گے۔ اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور وہ مر گیا، تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں معلق رہے گا، اور وہ اللہ رب العزت کی رحمت سے محروم و مایوس رہے گا۔ اور اگر کسی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھُلی گمراہی ہے، اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اُسے ذبح کرتے رہیں گے۔ جب بھی اُسے ذبح کیا جائے گا، تو اُس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہیگا۔ اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا پہلے تھا۔ اس کے بعد پھر اُسے ذبح کیا

جائے گا، اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہم اللہ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے ہیں، اور یہی حال اُس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچّے کو گرائے، یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے، جب موؤدہ یعنی پیٹ کے بچّہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا؟

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، قیامت کے دن گرایا ہُوا بچّہ آئے گا اور اس کی آواز کرڈک کی آواز کے مشابہ ہوگی، اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا، اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ بچّہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا، کس لیے تو نے اسے قتل کیا؟ کیا تو یہ گمان رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ دوں گا؟ سُن لے میں نے قتلِ نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے۔ اے میرے فرشتو! اس عورت کو داروغۂ جہنم مالک کے سپرد کر دو، تاکہ وہ اسے احزآن کے کنوئیں میں قید کر دے۔ تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھُوکتے پکڑلیں گے۔ کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو اُنہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو اُنہیں حکم ہوتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق وزنجیریں ڈال دیں گے، اور منہ کے بل اسے جہنّم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور داروغۂ جہنم احزآن کے کنوئیں میں پھینک دے گا۔ وہ کنواں بہت عمیق ہے، اور اُس آگ سے بھرا ہُوا ہے جس کا نام "نارالانیار" جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے، تو اس کنوئیں کا مُنہ کھول دیتے ہیں، تو جہنّم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے، اُس میں درندے، بھیڑیئے، سانپ اور

بچھو ہیں جو معذبین کو ڈستے ہیں، اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہوں گے جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے۔ پچاس ۵۰ ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر اُنھیں عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔ نعوذ باللہ من غضبہ وعقابہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کا قتل کرنا ہے، جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے۔

کسی کے لیے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے، اگرچہ چڑیا ہی ہو۔ جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ مر جائے، اور اُسے بغیر حاجت کے ذبح نہ کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اُس کی آواز ہوگی، وہ کہے گی، اے رب! میں سوال کرتی ہوں، اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا، اور کس لیے مجھے مار ڈالا؟ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی! میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا۔ جا کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا۔ میں ضرور ہر اُس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کو عذاب و اذیت دی، ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گا، جبکہ ظالم سے مظلوم کو پورا پورا حق نہ دلاؤں۔ اس کے بعد حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائے گا، میں ملک الدیان ہوں، میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا، اگرچہ ہاتھ کا طمانچہ ہو، یا ہاتھ کی مار ہو، یا ہاتھ سے ہاتھ کو مروڑنا ہو۔ میں آگ کے سینگوں سے اُسے ضرور گھائل کراؤں گا۔ اور میں اُسے لکڑی پر ضرور سولی دونگا اگر اُس نے لکڑی چھبوئی ہے، اور میں ضرور پتھر پر سولی دونگا اگر اس نے پتھر سے

زخمی کیا ہے، اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس پر مظلوم کا حق ہے، جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اُس کا حق ادا نہ کر دے، اور اگر اُس کی نیکیاں نہ ہوں، تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گا اور جہنّم میں جائے گا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے۔ تو جس طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اُسی طرح اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے۔

تو جس طرح مشرک مخلد فی النار ہے، اُسی طرح قاتلِ نفس بھی مخلد فی النار ہے اور جس طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے، اُسی طرح اُس کا غضب قاتلِ نفس پر شدید ہے۔ اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اُسی طرح قاتلِ نفس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور جس قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہو گئی، تو وہ طبقاتِ جہنم پر مارا جائے گا، یہاں تک کہ وہ جہنم کے درکِ اسفل تک دھنس جائے گا۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لیے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے، قاتلِ نفس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے، اس لیے کہ اللہ عزّ وجل نے فرمایا:۔

"اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اُس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اُس کے لیے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے"۔ لیکن اگر کسی نے توبہ کر لی، تو اُس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے: "اگر وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا، اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ، اور نہ وہ زانی ہیں، اور وہ ایسا کریں، وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے (یہاں تک) مگر

جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو یہ وہ لوگ ہیں، اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے۔"

اور جب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس (بچہ) کا اسقاط کیا، اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ عزّ وجل کے حضور میں تضرع و زاری کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، کیونکہ اُس کا ارشاد ہے" اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

اور جنین کی دیت (خونبہا) یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت، اگرچہ صورت بن چکی ہو، ورثاء کے لیے یعنی باپ بھائی کے لیے چھ سو درہم ہیں۔ ان سے اس کی دیت لے لی جائے گی، یا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لیے ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ الآیہ یعنی "جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا گویا کہ اُس نے تمام انسانوں کو قتل کیا، اور جس نے اس کو زندہ رکھا گویا کہ اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔"

مطلب یہ کہ ایک جان کے قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں تو ان میں سے ہر ایک پر قتل واجب ہوگا، اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور جس نے کسی مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا، اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا، اور گویا کہ اُس نے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔

معاشرتی احکام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں بہتر شخص

وہ ہے جو تم میں اپنی بیویوں، اپنے بچوں اور اپنے غلام و باندیوں کے حق میں اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی بیویوں، اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زکوٰۃ کے بعد بہترین صدقہ وہ درہم ہے جو بندہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچانے کی خاطر اپنے نفس پر خرچ کرے، اور وہ درہم افضل ہے جسے اپنی اولاد پر اور اپنے غلام و باندی پر لوگوں کی طرف حاجت کے لیے ہاتھ پھیلانے سے بچانے کی خاطر خرچ کیا ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس کا اجر ستر گنا تک لکھے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے حلال روزی کی تلاش میں مشقت کے ساتھ رات بسر کی تاکہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچائے تو وہ رات اُس کے لیے مغفور ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے قبضہ میں جو کچھ ہے، اُسے لازم ہے کہ وہ اُس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ یہ سُن کر ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں ایسا شخص ہوں کہ میرے پاس نہ بیوی ہے نہ بچے ہیں اور نہ میرا خاندان ہے سوائے مرغیوں کے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم نے اُن کے دانے میں ایک دن بھی کمی کی، تو اللہ تعالیٰ تمہیں محسنوں میں سے نہ لکھے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی عورتوں کے ساتھ لطف و مہربانی اور نرمی کو لازم کرو، تم نہ تو اُن پر ظلم کرو، اور نہ اُن پر تنگی پیدا کرو، کیونکہ اللہ عزوجل اُس عورت کی بنا پر غضب فرماتا ہے جب وہ مظلوم ہو، جیسا کہ یتیم کے لیے

غضب فرماتا ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی اہل کے لیے بہتر ہو، اور میں تم سب میں سب سے زیادہ اپنی اہل کے لیے بہتر ہوں۔ کریم کے سوا کوئی عورتوں کے ساتھ عزت و کرم سے پیش نہیں آتا۔ اور لئیم و بدبخت کے سوا کوئی عورتوں کے ساتھ اہانت و ذلت سے پیش آتا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، سب سے پہلے مرد سے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اُس کی نماز پر ہے۔ اس کے بعد اس کی بیویوں اور غلام و باندیوں پر ہے، اُن سے حُسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے حق تعالیٰ اسے بہت حُسن جانتا ہے۔ اور عورتوں سے سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اُس کی نماز پر ہے، اس کے بعد اس کے شوہر کے حقوق، اور اس کے پڑوسیوں کے حقوق پر حساب ہوگا۔

ایک شخص نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں بدخُلق آدمی ہوں، میں اپنی بیویوں کو اور اپنے گھر والوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اپنے گھر والوں کو ایذا دینے والے سے، اللہ عزوجل، نہ تو اُس کا عذر قبول فرمائے گا، اور نہ اُس کی نیکیوں میں سے کسی نیکی کو، اگرچہ وہ ہمیشہ روزہ دار رہے، اور غلاموں کو آزاد کرے، اور وہ سب سے پہلے جہنّم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا۔ اسی طرح وہ عورت جو اپنے شوہر کو ایذا دے، تو نہ تو اُس کی نماز قبول ہوگی اور نہ اُس کی کوئی نیکی، جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرلے۔ لہٰذا بھلائی کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارو، کیونکہ حق تبارک و تعالیٰ تم سے ایک دوسرے کے ساتھ قیامت کے دن سوال کرے گا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مرد پر واجب ہے کہ اپنے گھر والوں

کو نماز کا حکم دے اور اس کے ترک پر انھیں مارے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ وہ تمہاری قیدی ہیں۔ تم نے ان کو اللہ کے عہد و پیماں کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ تم نے اُن کی شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے۔ لہٰذا تم اُن کے لیے لباس اور نفقہ کی فراخی رکھو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے رزقوں میں فراخی دے، اور تمہارے لیے عمروں میں برکت عطا فرمائے، جو تم چاہو گے اللہ تعالےٰ تمہارے لیے کر دے گا۔

حکایت منقول ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں حضرت سارہ کے خلق کی شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی، میں نے عورت کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے، کیونکہ تمام عورتیں، حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں، اور پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے اب اگر تم سیدھا کرو گے تو اُسے توڑ دو گے، لہٰذا اس کی حالت پر صبر کرو، اور جیسی کچھ وہ ہے اُسے برداشت کرو، مگر یہ کہ اُس کے دین میں کوئی کوتاہی وکی دیکھو۔

مرد پر بیوی کے حقوق

شوہر پر اس کی عورت کے حق کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مرد پر اُس کی اہل، اور اُس کی باندی و غلام کے حقوق میں سے لازم ہے کہ وہ وضو اور اُس کی نیّت، تیمم، غسلِ حیض، غسلِ جنابت، غسلِ نفاس، حکم استحاضہ، فرائض وضو و نماز، اُس کے سنن و آداب، اعتقادِ اہلسنّت،

ترکِ غیبت و چغلی، نجاست سے بچنے، بیہودہ باتوں سے خاموش رہنے ذکر و آداب میں مشغول رہنے، گناہ و بدی سے بچنے کے مسائل سکھائے۔ اگر مرد کا علم ان مسائل کے سکھانے سے قاصر ہے، تو وہ دریافت کر کے ان کو سکھائے، اور اگر مرد نے ایسا نہ کیا تو عورتیں مرد کی اجازت سے ان مسائل کو معلوم کریں۔

اور مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے گھر والوں کو اُن جگہوں سے روکے جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا وعظ ہوتا ہو، تاکہ وہ اپنے دین کی باتوں کو جانیں اور دخولِ جہنم سے خود کو بچائیں، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ہر مرد و عورت پر علم دین اور اُس کے فرائض کا حاصل کرنا فرض ہے۔

گھر والوں سے حُسنِ سلوک

فصل: مرد پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی، بچوں اور باندی و غلام کے ساتھ حُسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے، اور اُس پر ان کا کھلانا، ان کا پہنانا، اور اپنے دین کی باتوں کا سکھانا لازم ہے، اور یہ تمام امور حلال طریقہ سے ادا کرے۔ ان تمام باتوں میں سے کسی بات میں تفریط یعنی کوتاہی اس کے لیے حلال نہیں ہے، جیسا کہ حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، اس کے اُوپر ایسے سخت و شدید فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جس کا اُنھیں حکم دیا جائے، اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔" اس آیۂ کریمہ میں اللہ عز و جل نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم

سے بچائے اور جتنے لوگ اُس کے گھر میں ہیں ان کو بھی ایسا ہی بچائے جیسا کہ وہ اپنے کو بچائے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، ہر بالا دست اپنے ماتحتوں کے بارے میں قیامت کے دن مسئول ہے، یعنی اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لہٰذا مرد اپنے گھر والوں پر بالا دست ہے، اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

منقول ہے کہ مرد سے اُس کی بیوی اور اُس کی اولاد کے بارے میں سب سے پہلے جو سوال ہوگا اور وہ سب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے موقف میں ہوں گے، یہ ہوگا کہ وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! اس مرد کو ہمارے حق کے بارے میں مواخذہ کر، کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دین کی باتیں نہ سکھائیں، اور ہمیں حرام روزی کھلاتا تھا، اور ہم بے علم تھے۔ تو اُسے حرام روزی کے کمانے پر پیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ اُس کا گوشت جھڑ جائے گا۔ اس کے بعد اُنہیں میزان پر لے جایا جائے گا، اور فرشتے پہاڑ کے برابر مرد کی نیکیاں لائیں گے، تو عیال میں کا ایک شخص بڑھے گا، اور وہ کہے گا میرا وزن کم ہے، اور وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے گا۔ پھر دوسرا عیال کا شخص آئے گا، وہ بھی اُس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کرے گا۔ غرضیکہ وہ سب اُس کی نیکیاں لے جائیں گے، پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف مُنہ کر کے کہے گا، میری گردن پر وہ مظالم رہ گئے ہیں جو تمہارے لیے میں نے اُٹھائے۔ اور فرشتے کہیں گے، یہ وہ جس کے گھر والے اس کی تمام نیکیاں لے گئے، اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ لہٰذا واجب ہے کہ حرام سے بچو، اور اپنی اہل کے ساتھ حُسن سلوک کرو

صلۂ رحمی اور قطع رحمی

صلۂ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں اُن میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا، صلہ رحمی رزق میں کشادگی کرتا اور عمر میں اضافہ کرتا ہے، چونکہ رحم عرش سے متعلق ہے اور عرش الٰہی پکارتا ہے، اے خدا، اُسے صلہ عطا کر جو میرے ساتھ صلہ برتتا ہے، اور اُسے قطع کر دے جو مجھے قطع کرتا ہے۔ اس پر حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے، قسم ہے مجھے اپنے عزّ و جلال کی میں اُسے ضرور صلہ دونگا، جو تیرے ساتھ صلہ برتتا ہے، اور میں اُسے ضرور قطع کر دوں گا، جو تجھ سے قطع کرتا ہے۔

حکایت

صالحین بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح عجم کا رہنے والا میرا دوست تھا اور مکّہ مکرمہ میں رہا کرتا تھا، اور طویل رات تک خانۂ کعبہ کا طواف کیا کرتا، اور بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا۔ اس حال میں کئی برس گزر گئے۔ تو میں نے کچھ سونا اسے امانت میں دیا اور یمن کی طرف سفر کو چلا گیا۔ جب واپس آیا تو معلوم ہُوا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اُس کی اولاد سے امانت کے بارے میں پوچھا، انہوں نے مجھ سے کہا، خدا کی قسم! تم جو کہہ رہے ہو ہمیں کچھ معلوم نہیں، اور نہ ہمیں اس کا کچھ علم ہے۔ تو میں غمزدہ ہو کر بیٹھ گیا، حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے ملے، انہوں نے مجھ سے پوچھا، کیا بات ہے اے بھائی کیوں فکرمند ہو؟ میں نے انہیں سارا حال بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا جب آدھی رات ہو جائے اور وہ رات جمعہ کی ہو، اور مطاف میں کوئی شخص باقی نہ رہے تو رُکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارنا، اے فلاں۔ اب اگر وہ شخص اللہ کے نزدیک صالح اور مقبول ہے، تو اُس کی رُوح تم سے بات کریگی، اس لیے کہ تمام مسلمانوں کی روحیں رُکن اور مقام کے درمیان اس رات کو جمع ہوتی ہیں۔ وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب جمعہ کی رات آئی، تو آدھی رات

کے بعد میں رُکن و مقام کے درمیان کھڑا ہوا، اور زور سے پکارا، اے فلاں! تو مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا، انہوں نے سن کر کہا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" وہ بھی اہلِ نار سے ہوگا۔ اب تم سرزمین یمن جاؤ، وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام "برہوت" ہے، اُس میں مُعذّبین کی روحیں جمع کی جاتی ہیں، اور وہ کنواں جہنم کے مُنہ پر ہے۔ تو تم اُس کنوئیں کے گوشہ پر کھڑے ہو کر آدھی رات کے وقت پکارنا، اے فلاں! تو وہ تم سے بات کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اُس کنوئیں کی طرف گیا، جب آدھی رات ہوئی تو میں کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا، اچانک میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لایا گیا ہے، اور اُن دونوں کو اس کنوئیں میں اتارا گیا ہے، اور وہ روتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں تو کون ہے؟ ایک کہتا ہے، فلاں ظالم کی روح ہوں، میں بادشاہ کا پہرہ دیا کرتا تھا اور حرام کھاتا تھا، اور ملک الموت نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا، جس میں مجھے عذاب دیا جاتا ہے اور دوسرے نے کہا، میں عبدالملک بن مروان کی روح ہوں۔ میں نے ان دونوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سُنیں، اور شدتِ خوف سے میرے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں، پھر میں نے اس کنوئیں میں نظر ڈالی اور زور سے پکارا، اے فلاں! تو اُس نے مجھے ضرب و عقوبت کے نیچے سے جواب دیا، لبیک (میں موجود ہوں) میں نے کہا، اے بھائی! میری وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے سپرد کی تھی؟ اُس نے کہا، وہ امانت فلاں فلاں جگہ فلاں چوکھٹ کے نیچے مدفون ہے میں نے پوچھا، اے بھائی! کس گناہ میں اس بدبختوں کے مقام میں لائے گئے ہو؟ اُس نے کہا، اپنی بہن کے سبب سے۔ کیونکہ میری ایک بہن تھی جو محتاج تھی، اور مجھ سے دور سرزمینِ عجم میں رہتی تھی،

میں اُس سے بے نیاز ہو کر اللہ عزّ وجل کی عبادت اور مکّہ مکرمہ کی حاضری میں منہمک ہو گیا، اور اتنے عرصہ تک نہ میں نے اس کے کھانے پینے کی فکر کی اور نہ اُس کی کچھ پوچھ گچھ کی۔ پھر جب میں مر گیا، تو اس قطع رحمی پر میرے رب نے مجھ پر عتاب فرمایا، اور اُس نے مجھ سے پوچھا، تو کیسے اُسے بھول گیا، وہ برہنہ رہی، تو کپڑے پہنتا رہا، وہ بھوکی رہی، اور تو پیٹ بھر کے کھاتا رہا، وہ پیاسی رہی اور تو سیراب رہا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزّ وجلال کی میں قاطع رحم پر رحم نہ کروں گا۔ لے جاؤ اسے، اور برہوت کے کنوئیں میں ڈال دو"، تو ملک الموت مجھے یہاں لے آئے۔ اب اس جگہ مجھے عذاب دیا جاتا ہے۔ اے بھائی تم میری بہن کے پاس جاؤ، اور مجھے معاف کرنے کی اس سے درخواست کرو، اور اس عذاب سے چھٹکارے کی تدبیر کرو، ممکن ہے کہ اللہ عزّ وجل مجھ پر رحم فرمائے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں قطع رحمی اور اُس پر ظلم کرنے کے سوا میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں اُس جگہ پہنچا جہاں اُس نے امانت کو مدفون بتایا تھا، اور میں نے اُسے کھودا، اور میں نے تھیلی موجود پائی جس میں میری امانت تھی اور وہ ویسی ہی بندھی ہوئی تھی، جیسے میں نے اُسے باندھ کر سپرد کی تھی۔ میں اُسے لے کر عجم کے شہروں کی طرف روانہ ہوا، اور اُس کی بہن کی بابت دریافت کیا اور وہ مجھے ملی، میں نے اُس سے اوّل تا آخر سب ماجرا بیان کیا، وہ سن کر رونے لگی، اور میں نے اُس کے بھائی کے چھٹکارے میں اُس سے کہا، تو وہ اللہ کی جناب میں قلت اور حاجت کی شکایت کرنے لگی۔ اس پر میں نے کچھ دنیاوی مال اُسے دے دیا، اور میں اس کے پاس سے چلا آیا۔ لہٰذا ہر مومن کو سزاوار ہے کہ وہ صلۂ رحمی کرے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنّت میں سونے، موتی،

یاقوت اور زبرجد کے محل دیکھے، جس کا ظاہر اُس کے باطن سے، اور نہ اُس کا باطن اُس کے ظاہر سے دکھائی دیتا تھا۔ میں نے پوچھا اے بھائی جبریل! یہ منازل کن لوگوں کے ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ گھر صلہ رحمی کرنے والوں، سلام کے پھیلانے والوں، نرم گفتگو کرنے والوں، کھانا کھلانے والوں، یتیموں پر مہربانی و نرمی کرنے والوں، اور جب رات میں لوگ سوتے ہوں، تو اُس وقت میں نماز پڑھنے والوں کے ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت میں اپنی بیوی کی بدخُلقی پہ صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السّلام کو عطا فرمایا۔ اور جس عورت نے اپنے شوہر کی بدخُلقی پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اُسے اُتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا اجر اللہ تعالیٰ مجاہد فی سبیل اللہ کو اُس کے شہید ہونے پر عطا فرماتا ہے۔ اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور ناقابلِ برداشت اسے تکلیفیں دیں اور اُسے ایذائیں پہنچائیں، تو اُس پر ملائکہِ رحمت اور ملائکہِ عذاب لعنت کرتے ہیں اور وہ جہنم میں جائے گی۔ اور جس عورت نے اپنے شوہر کی اذیتوں پہ صبر کیا، اللہ تعالیٰ اُسے فرعون کی بیوی حضرتِ آسیہ اور عمران کی بیٹی حضرت مریم کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی سب سے زیادہ سچی بات فرماتا ہے۔

جو شخص رحمی قرابت داروں کے ساتھ حُسن سلوک کرے، اُس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے، اُس کا مال بڑھتا ہے، اور اس کا گھر فراخ ہوتا ہے، اور اُس پر سکراتِ موت آسان ہوتی ہے، اور جنّت کے دروازے اُسے پکارتے ہیں کہ ہماری طرف آؤ۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، قاطع رحم پر رحمت نہیں اُترتی۔ ہم

اللہ سے محرومی پر پناہ مانگتے ہیں، اور اللہ سے قبول و غفران کی دعا کرتے ہیں، اور اُس سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنّم سے امن و امان میں رکھے۔ آمین۔

باب نہم

والدین کی نافرمانی کے عذاب میں

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر اللہ عزّ وجل کے علم میں زبان کے اندر "اُف" سے زیادہ سبک اور کمتر لفظ کوئی اور ہوتا تو اللہ عزّ وجل "اُف" کی بجائے اُسے استعمال فرماتا (گویا کہ اُف سے زیادہ سبک کلام عرب میں دوسرا لفظ ہے ہی نہیں) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُ
هُمَآ أَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ
وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيمًا ۝ (پ۱۵)، بنی اسرائیل۔ رکوع ۳)

اگر تیرے سامنے والدین میں سے ایک
یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے
اُف (ہُوں) نہ کہنا اور نہ اُنھیں جھڑکنا
اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، والدین کا نافرمان اگر روزہ رکھے اور نماز پڑھے، یہاں تک کہ وہ اس میں منفرد کی مانند بن جائے، مگر وہ اس حال میں مرے کہ اُس کے والدین اُس پر ناراض ہیں، تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر شدید غضبناک ہوگا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، والدین کے نافرمان اور ابلیس کے

درمیان جہنّم میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، شبِ معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا، اے بھائی جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، یہ والدین کے نافرمان لوگ ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے والدین کو گالی دی، تو جہنم میں اُس کے سر پر گنتی میں اتنے قطرے کریں گے جتنے زمین پر آسمان سے پانی کے قطرے گرے ہیں۔ ہم اللہ سے جہنّم اور اُس کے غضب اور ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتے ہیں جس سے جہنّم میں داخل ہوں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مجھے اتنا کسی کے عذاب نے رنج و محن میں نہ ڈالا جتنا ماں باپ کے نافرمانوں کے عذاب نے مجھے رنج و محن میں ڈالا۔ میں جنت میں تھا وہاں میں مار اور عذاب سے اُن کی چیخوں کی آواز سن رہا تھا۔ میں نے اُن کے رونے کی آواز سُنی میرا دل اُن پر شفقت سے بھر آیا، اور میں نے عرش کے نیچے سجدہ کیا اور اس جگہ ان کی شفاعت کی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا، اے محمد! آپ اپنے سر کو اٹھایئے، میں ماں باپ کے نافرمان کو جہنّم سے اُس وقت تک نہ نکالوں گا جب تک کہ اُن سے اُن کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آ گیا، اور اُن سے بے پروا ہو گیا جب واپس آیا تو میں نے ان کی چیخ و پکار اور اُن کا رونا سُنا تو دوبارہ عرش کے نیچے جا کر میں نے سجدہ کیا۔ اللہ عزّوجل نے فرمایا، اے محمد! آپ اپنا سر اُٹھایئے اور جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا فرماں گا۔ لیکن ماں باپ کے نافرمان کے سوا، کیونکہ وہ جہنم سے نہ نکلیں گے جب تک اُن کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔ پھر میں اپنی جگہ آ گیا، اور میں نے اُن کو بھلا دیا۔ اس کے بعد میں نے پھر اُن کی

آہ وزاری اور رونا سنا، تو میں نے عرض کیا، اے خدا، مالک داروغۂ جہنم کو حکم دے کہ اُن کے طبقہ کے دروازہ کو کھولے تاکہ میں اُن کے عذاب کا معائنہ کروں، کیونکہ میں اُن کی چیخوں کی آواز سُن رہا ہوں۔ ربّ العزّت جل وعلیٰ نے فرمایا، میں نے اُسے حکم دے دیا ہے۔ اُس وقت میں مالک کے پاس پہنچا، اُس نے میرے لیے دروازہ کھولا تو میں نے بہت سے لوگوں کو آگ کی شاخوں پر معلق دیکھا، اور عذاب کے فرشتے آگ کے کوڑے ان کی پیٹھوں اور رانوں پر مار رہے ہیں، اور اُن کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں جو اُنہیں ڈستے رہتے تھے۔ میں یہ دیکھ کر اُن کی شفقت میں رونے لگا اور میں نے تیسری مرتبہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کیا۔ اور ربّ العزّت نے فرمایا، ان کا نکلنا بغیر والدین کی رضامندی کے نہیں ہے۔ اُس وقت میں نے عرض کیا، اے ربّ! ان کے ماں باپ کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جنّت میں اپنی منزلوں میں ہیں، اور ان میں سے کچھ لوگ اعراف میں ہیں اور کچھ لوگ جنۃ الماویٰ میں اور کچھ ان کے سوا میں ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا، اے میرے معبود، اور اے میرے مالک! مجھے پہچان عطا فرما ہر اُس شخص کی جس کا والد جنّت میں ہے۔ تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مجھے اُن کی پہچان عطا فرمائی، اور میں نے اُن کے پاس پہنچ کر کہا، اگر تم اپنی اولاد کو دیکھو جو عذاب کے فرشتے ان پر مقرر ہیں اور اُنہیں عذاب دے رہے ہیں۔ میرا دل تو اُن کے رونے اور چیخنے چلّانے سے بھر گیا ہے۔ یہ سُن کر ان کے آبا نے وہ بیان کیا جو دنیا میں ان کی اولاد سے ان پر گزرا تھا، اور ان کی ماؤں میں سے ایک نے تو یہ کہا کہ یا رسول اللہ! ان کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے، اس لیے کہ انہوں نے میری اہانت کی ہے اور مجھے گالی دی ہے اور میرا دل پاش پاش کیا ہے۔ وہ دنیا اور مال پر قادر تھا اور میں بھوکی رات گزارتی

تھی، وہ بیوی کو زرق برق لباس پہناتا تھا، اور میں ننگی رہتی تھی۔ اور دوسری نے کہا، انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عذاب میں رہیں، اس لیے کہ میں اگر کوئی ان کے اصلاحِ حال کی بات کہتی تھی تو وہ مجھے مارتے تھے اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے، وہ ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتے رہے اور جو کچھ بیتی ہے اس سے ان کے دلوں میں کینہ پڑ گیا ہے۔ یہ سُن کر میں نے اُن سے کہا کہ دُنیا گزر چکی ہے، اور جو کچھ وہاں ہوا وہ بھی گزر چکا ہے، اب انہیں معاف کر دو، اور ان سے در گزر کرو، اس عزّت میں کہ میں تمہارے پاس سفارشی ہو کر آیا ہوں۔ اس وقت اللہ عزّوجل نے فرمایا، اے میرے حبیب! اے محمد! آپ ان کے اُوپر گرانبار نہ ہوں۔ قسم ہے مجھے اپنے عزّ و جلال کی میں جہنم سے ان کی اولاد کو نہیں نکالوں گا جب تک ان کے دل راضی نہ ہو جائیں۔ اُس وقت میں نے عرض کیا، اے میرے رب! انہیں حکم دے کہ وہ میرے ساتھ جہنم کی طرف جائیں تاکہ ان کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں، شاید کہ انہیں اُن پر رحم آ جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جانے کا اُنہیں حکم دیا۔ تو وہ جہنم کی طرف آ گئے، اور داروغۂ جہنم نے اُن کے اوپر سے جہنم کے دروازہ کو کھول دیا۔ جب انہوں نے اپنی اولاد کی طرف اور اُن کے عذاب کی طرف دیکھا، تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے، خدا کی قسم! ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں۔ اور ہر ایک کی مائیں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے لیے چیخ پڑے، اگر وہ والد تھا تو اپنی اولاد کے لیے چیخ پڑا۔ جب اولاد نے اپنے باپوں اور ماؤں کی آوازیں سُنیں، تو ہر ایک رو کر اپنی ماں سے کہنے لگا کہ اے اماں جان! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اور عذاب نے مجھے ہلاک کر دیا ہے، اے اماں جان! میں تم پر اس سے بہت آسان تھا، اگر میں دھوپ میں بیٹھتا اور ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہتا، تو تم اُسے برداشت نہ کرتی تھیں، اور اگر میرے کانٹا چبھتا تھا

توتم تکلیف محسوس کرتی تھیں۔ اے امّاں جان! اب تم میرے عذاب کو کیسے سُن رہی ہو، اور مجھ پر صبر کر رہی ہو؟ کیا تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرتیں؟ یہ سُن کر اُن کے ماں باپ سب رونے لگے، اور کہنے لگے، اے ہمارے حبیب! اے محمد! ان کے لیے شفاعت کیجئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا، میں ان کو ہرگز نہ نکالوں گا مگر تمہاری شفاعت سے۔ اس لیے کہ ان پر میرا قہر و غضب تمہاری وجہ سے ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا، اے ہمارے معبود! اے ہمارے مالک! ہماری اولاد کو جہنّم سے نکال کر ہم پر فضل و احسان فرما۔ اُس وقت اللہ عزوجل نے والد و والدہ سے فرمایا، کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں۔ رب العزت نے فرمایا، ہر وہ شخص جس کا والد اُس کے نکلنے سے راضی ہو، اُسے نکال دو، اور ہر وہ شخص جس کا والد اُسے نکالنا نہ چاہے، اُسے چھوڑ دو کہ وہ عذاب میں رہے، جب تک کہ میں جو چاہوں فیصلہ فرماؤں۔ تو انھوں نے اُن کو نکال لیا، اور وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے۔ پھر اُن پر نہر الحیوٰۃ کا پانی بہایا گیا اور اُن کے جسموں پر گوشت، جلد اور بال اُگے، اور وہ جنّت میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں نماز کی اور والدین کے ساتھ بھلائی کی وصیّت کرتا ہوں، کیونکہ اس سے عمر میں افزونی ہوتی ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک بندے کی عمر میں اگر تین سال باقی رہ گئے ہیں اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے تیس ۳۰ سال بنا دیتا ہے۔ اور جو اپنے والدین کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُسکے تیس ۳۰ سال کو تین ۳ سال یا تین دن کر دیتا ہے۔ اور اہل و عیال اور عزیز اقارب کے ساتھ احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے، اور ان پر ظلم کرنے سے عمر اور رزق میں کمی ہوتی ہے اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ غضب فرماتا ہے، اگرچہ اللہ سبحانہٗ

و تعالیٰ دنیا میں قاطع رحم کو سزا نہ دے مگر اپنے عذاب کو مرنے کے بعد تک مؤخر کر دیتا ہے، اور اُس کی روح برہوت کے کنوئیں میں قید کر دی جاتی ہے، جو جہنم کے مُنہ پر ہے اور قیامت تک وہیں مقید رہتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی بلاشبہ اُس نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اور فرمایا والدین کے نافرمان کو جب اس کی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ اور قیامت کے دن جہنم میں لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تین شخصوں پر ہوگا۔ والدین کا نافرمان، زانی اور مشرک باللہ۔

حکایت

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں قبرستان گیا۔ میں نے ایک قبر دیکھی اُس سے دھواں نکل رہا تھا۔ پھر میں نے اس طرف غور سے دیکھا تو وہ قبر شق ہوئی اور اس سے سیاہ فام عذاب کا فرشتہ نمودار ہوا، اور اُس کے ہاتھ میں آگ کا گرز تھا جو ایک گدھے کے سر پر اُس سے مارتا تھا، اور وہ گدھا، گدھے کی آواز میں چیختا تھا۔ اسکے بعد وہ گدھا آگ کی زنجیروں کیساتھ باہر آگیا۔ پھر عذاب کے فرشتہ نے اُسے قبر میں داخل کر دیا، اور خود بھی اسکے پیچھے قبر میں چلا گیا، اور قبر کا شگاف بند ہو گیا۔ میں یہ دیکھ کر تعجب میں ہوا، اور فکر میں پڑ گیا۔ پھر مجھے ایک عورت ملی، میں نے اُس سے اسکے بارے میں پوچھا۔ اُس نے بتایا کہ یہ شخص زانی اور شرابی تھا، اسکی ماں اس سے جھگڑتی تھی، اور اس نے اپنی ماں سے کہا، ایسے چیخے جا جیسے گدھا چیختا ہے۔ جب یہ مر گیا تو اللہ نے (ماں کی گستاخی پر) اسے قبر میں گدھے کی صورت کر دیا۔ اور ہر رات عذاب کا فرشتہ اسے اس کی قبر سے نکالتا ہے اور گرز مار کر کہتا ہے اے گدھے چیخ مار۔ اور اسے زنجیر کے ساتھ گھسیٹ کر نکالتا ہے، اور پھر اسے قبر میں لے جاتا ہے۔ اسکے بعد قبر اس پر مل جاتی ہے۔

ہم اللہ سے نار سے، غضب جبار سے، اور عمل اہل نار سے پناہ مانگتے ہیں۔

لہٰذا مسلمان وہی ہے جو سختیوں پر، مشقتوں پر اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور قطعیت رحم

اور دوری و عذاب سے ڈرتا رہے، جیسا کہ مصنف کے عربی میں اشعار ہیں ۔

باب دہم

حُرمتِ غنا و مزامیر و لطفِ ربِّ قدیر

سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا؛ قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارا جائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو و مزامیر اور باطل سے بچا کے رکھتے تھے تاکہ میں انکو اپنی حمد اور اپنی ثنا سناؤں ۔ اور انھیں خبر دوں کہ اُن پر نہ خوف ہے اور نہ غم ۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مجھے مزامیر کو باطل کرنے کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے ۔ بلا شک و شبہ اللہ عزّ وجل لیلۃ القدر میں مزامیر والوں کی طرف نظر نہیں فرماتا ۔

یاد رہے شتابہ یعنی مُنہ سے سیٹی بجانا حرام ہے ۔

حضرت نافع سے مروی ہے اُنھوں نے فرمایا میں حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ جا رہا تھا، اُنھوں نے چرواہے کے مزمار کی آواز سُنی، تو اپنی انگلیوں سے اپنے کان بند کر لیے، اور راستہ سے ہٹ گئے اور رفتار میں تیزی کر دی ۔ کچھ دیر بعد فرمایا اے نافع! مزمار کی آواز آنی بند ہو گئی؟ میں نے کہا ہاں ۔ تو اُنھوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور راستہ پر آ گئے، اور فرمایا ایسا ہی میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کرتے دیکھا ہے، حضور نے کبھی مزمار یا شتابہ کی آواز نہیں سنی

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ۔

اور کعبہ کے پاس کفّار کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی ۔ (۰ - ع ۱۸)

مفسرین فرماتے ہیں کہ مکاءً یہی شتابہ ہے اور تصدیہ تالی بجانا اور گانا ہے ۔

وہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ مسجدِ حرام میں گاتے، صفیری، شبابہ کے ساتھ بجاتے تھے جب مشرکوں کی عید کا دن ہوتا۔" حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے انکی مذمت کی، اور انکے فعل کو بُرا کہا، اور اس فعل پر ان کے لیے عذابِ الیم کا خوف دلایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باجا بجانے والے اور اُسکے سننے والے دونوں ملعون ہیں۔ تو جس نے دُنیا میں گانے بجانے کو سنا وہ جنّت کے مطربات کو کبھی نہ سُنے گا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نو سو مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی۔ وہ مشاہدۂ حق کے دن زبور کی تلاوت کریں گے۔ تو اے مسلمانو! جنّت کی طرب کی خاطر دنیاوی طرب کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ۔	جنتیوں کے لیے جنّت میں جو چاہیں گے ہوگا اور ہماری طرف سے مزید انعام ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن جب جنتی جنّت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں، تو موت کو ایک خوبصورت دُنبہ کی شکل میں لایا جائیگا اور منادی پکارے گا، اے جنتیو! چڑھ کے دیکھو، اور اے جہنمیو! چڑھ کے دیکھو۔ تو وہ سب کے سب چڑھ کر دیکھیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے، کیوں نہیں۔ ان سے کہا جائے گا، یہ وہی موت ہے۔ پھر جنت و دوزخ کے درمیان اُسے ذبح کر دیا جائے گا۔ اور منادی پکارے گا، جنتیو! جنّت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو۔ اب موت نہیں ہے۔ اور جہنمیو! تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہو، اب موت نہیں ہے۔

اُس وقت دوزخیوں پر بڑی حسرت ہوگی اور وہ روتے ہوئے لوٹیں گے، اور اہلِ جنّت بے انتہا خوشی میں ہوں گے، اور اپنے اپنے محلوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ اُن کے لیے حورِ عین گانے والیوں کو بھیجے گا، اور وہ جنّت کے باغوں میں سفید

موتی کے ایوان میں جس کا طول ننو برس کی راہ ، اور جس کا عرض پچانس برس کی راہ ہوگی بیٹھیں گے۔ اور تمام عورتیں سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے پاس ، اور مرد نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس دوسرے ایوان میں ہوں گے۔ اور ان کے لیے مراتب و مساند نصب کیے جائیں گے۔ اس کے بعد درعین آگے بڑھے گی ، ان کے لیے حمدِ الٰہی ایسی آواز سے گائے گی کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سُنا ہوگا۔ اور اس میدان میں درخت ہونگے اور درخت کی ہر شاخ میں مزامیر ہونگے ، ان مزامیر کی تعداد نوّے ہوگی۔ اور فرشتے ان درختوں کو حُور کے آگے نصب کریں گے۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ حورِ عین سے فرمائیگا ، میرے اُن بندوں کو گانا سناؤ جنہوں نے دنیا میں میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا ہے۔ اور دُنیا میں میرے کلام اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حدیثوں سے لذّت رکھی ہے۔ آج انکے لیے خوشی اور میرے قُرب کی کرامت ہے غرضیکہ حورِ عین انکے لیے حق تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تحمید و توحید کے ساتھ گائے گی ، اور ان مزامیر پر عرش کے نیچے سے ہوا پہنچے گی ، اور تمام لوگ طربِ عظیم اور قربِ وصال کی خوشی میں جھومنے اور مسرور ہونے لگیں گے اور فرشتے سونے کی کُرسی ، جس پر سونے سے مراتب کڑھے ہونگے پیش کریں گے ، اور اُس پر سبز سُندس اور استبرق کے ابرے کے گدّے ہونگے ، اور وہ ان کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔ فرشتے کہیں گے حق تعالیٰ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے کہ رقص سے تمہارے اعضاء نہ تھکیں گے۔ یہ بدلہ ہے دُنیا میں تمہاری اُن مشقتوں کا جو نماز و عبادت میں اُٹھاتے تھے۔ ان کرسیوں پر بیٹھو ، یہ کرسیاں آنکھ کی پلک جھپکنے پر تمہارے ساتھ جُھک جائیں گی ، کیونکہ ان میں رُوح اور بازو ہیں۔ تو وہ لوگ ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور پلک جھپکنے کی مقدار پر انکے ساتھ جھُومیں گی۔ اگر جنّت کے گانے خفیف ہونگے ، تو ان کا جھُومنا بھی خفیف ہوگا ، اگر پُرجوش ہونگے ، تو انکا جھومنا بھی قوی ہوگا ، اور وہ خوشی سے اپنے وجود سے بے نیاز

ہونگے اور اللہ تعالیٰ انکو انکے درجات کے مطابق اپنے پاس سے خلعت عطا فرمائیگا، اور ان پر نورِ رحمٰن سے مزین و مرصع سونے کی پیٹی کے ساتھ خلعت ہوگی، اور اس پیٹی کے وسط میں " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" لکھا ہوگا۔ اس خلعت میں حرفوں میں کڑھا ہوگا، کہ یہ فلاں بنتِ فلاں یا فلاں بن فلاں کی خلعت ہے۔ جب انکے جسموں پر خلعت پہنائی جائے گی، تو وہ تکبیر و تہلیل کریں گے، اور حق تبارک و تعالیٰ اُن پر ایک ایک مرد ایک ایک عورت پر سلام فرمائے گا۔ اور ان سے فرمائیگا، مرحبا اے میرے بندو، اے میرے طاعت گذارو! میں تم سے راضی ہوگیا، تو کیا تم بھی مجھ سے راضی ہوگئے؟ اس پر وہ سب عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو ہی حمد و شکر کا مستحق ہے، ہم کیوں راضی نہ ہونگے بلاشبہ تونے انتہائی کرامت کے ساتھ ہمارا اکرام فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت فرمائیگا تم اُن چیزوں سے پرہیز کرتے رہے جن کو میں نے تم پر حرام کیا، اور اُس پر عمل کرتے رہے جن کا میں نے تمہیں حکم دیا۔ میری خاطر سے تم خاموش رہے، اور میری خاطر سے تم نے نماز پڑھی، اور میری جُدائی کے خوف سے تم روتے رہے، اور تم نے میری مخالفت نہیں کی۔ اب قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی! میرا خیال ہے کہ اگر میں تم کو جتنا کچھ بھی عطا فرماؤں گا وہ تمہارا پورا پورا اجر نہ دے سکوں گا۔ اے میرے محبوبو! اے میرے طاعت گذارو! اے مجھ سے محبت کرنے والو! تم اپنے محلوں میں چلے جاؤ۔ اسکے بعد اُنکے لیے محلات کو کھولا جائیگا۔ ہر ایک محل اتنا بڑا ہوگا جس میں ستر ہزار دروازے ہونگے، اور ہر دروازہ کے سامنے ستر ہزار درخت ہونگے، اور ہر درخت میں ستر ہزار شاخیں ہونگی، ہر شاخ میں ستر ہزار قسم کے پھل ہونگے ہر پھل کا رنگ خاص ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا، ہر درخت کا تنا سونے کا ہوگا، اور اُس کے پتے چاندی کے، ہر پھل چوٹی کے برابر ہوگا، اور درختوں کی دونوں صفوں کے درمیان ستر سونے کے تخت ہونگے، ہر تخت کا طول تین

سو ہاتھ ہوگا، جب وہ اسکا ارادہ کریگا کہ تخت پر بیٹھے، تو وہ کم ہو کر ایک ہاتھ کے برابر نیچا ہو جائیگا، اور جب وہ اُس پر جم کر بیٹھ جائے گا تو وہ پرواز کریگا یہانتک کہ وہ ہوا میں اُڑتا رہیگا۔ اور اگر دل میں یہ آیا کہ یہ انکے ساتھ چلے، تو وہ جنّت کی زمین میں اُنکے ساتھ چلے گا اور اگر اُس نے چاہا کہ انکے ساتھ پرواز کرے، تو وہ درختوں کے درمیان اُڑے گا، اور اپنے سروں کے اُوپر سے جو پھل کھانا چاہیں گے، وہ ٹوٹ کر انکے پاس آجائیگا وہ کھائیں گے۔ اور ہر تخت پر ستر ہزار بچھونے ہونگے اور سندس و استبرق کے گدّے اور گاؤ تکیے ہونگے اور ہر تخت کے گرد ستر خادم ہونگے، اور ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا مرصع پیالہ ہوگا، جو ستر ہزار موتیوں سے مکلل ہوگا، ہر پیالہ میں خاص قسم کا پانی ہوگا، اور ولی کے لیے حور عین "خدمتگار، باندیاں ہونگی۔ ہر حور پر ستر حلّے ہونگے، قریب ہوگا کہ ان حُلّوں کے نور سے آنکھیں چُندھیا جائیں، اور ستر ہزار قسم کے زیور ہوں گے جو زرد جواہر سے مکلل ہونگے۔ اللہ کا ولی ان میں سے جس سے چاہے تمتع کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا" رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح کا وقت ہوگا۔ فرشتہ آئے گا اور محل کے دروازہ پر دستک دیگا، خادم پوچھے گا، کون ہے؟ وہ کہے گا، میں اللہ کی طرف سے فرشتہ ہوں اور تمہارے سردار مرد یا سردار عورت کے پاس آیا ہوں اور دنیا کی نمازِ صبح کا ہدیہ لایا ہوں۔ خادم دروازہ کھول دے گا، وہ فرشتہ سامنے آکر اُن سے کہیگا، ربّ السّلام، تمہیں سب سلام فرماتا ہے، اور تم سے فرماتا ہے کہ جب تم دنیا میں تھے، تو تم میری طرف اپنی نمازِ صبح بھیجا کرتے تھے اور میں انکو قبول کیا کرتا تھا، میں تمہارے لیے جزا نہیں خیال کرتا، اور یہ ہدیہ ہے جسے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف بھیجا ہے، یہ تمہاری نمازِ صبح کے عوض ہے۔ اسکے بعد وہ فرشتہ سونے کا خوان پیش کریگا، اس میں ستر طشتریاں ہونگی، دس سونے کی اور دس چاندی کی، دس یاقوت کی، دس زمرّد کی، دس موتی کی، دس مرجان کی، دس عقیق

کی، اور ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا، اور اُس پر سفید برف کی روٹی ہوگی۔ یہ اُس قدرت سے ہونگی جو حق تعالیٰ کسی شئے کے لیے فرماتا ہے، ہوجا، تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ سبز سندس کے رومالوں سے ڈھکی ہونگی۔ اور ایک اور فرشتہ آئیگا، اُسکے ساتھ دوسرا خوانِ نعمت سونے کا ہوگا، اس میں اللہ عزّوجل کی طرف سے خواکہ ہونگے۔ اور تیجان، عقود یعنی ہار اساور (کنگن) خلاخیل (پازیب) اور خواتیم (انگشتریاں) ہونگے۔ اور ہر انسان کو دس سونے کی انگشتریاں دی جائیں گی، جنکے نگوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا۔ اُس نگ پر جو انگوٹھے کی انگشتری میں ہوگا "اے میرے بندے میں تم سے راضی ہوں" اور دوسری انگلی کی انگشتری کے نگینہ پر ہوگا "تم میرے لیے ہو، اور میں تمہارے لیے" اور تیسرے نگینہ پر "تم میرے قرب سے کبھی نہ اُکتاؤگے" اور چوتھے نگینہ پر "تم نے دنیا میں بویا اور تم نے آخرت میں کاٹا ہے" اور چھٹے نگینہ پر "میرے مشاہدہ کی خوشی ہے" اور آٹھویں نگینہ پر "یہ بدلہ ہے اس کا، چاہیے کہ عمل کرنے والے عمل کریں" اور نویں نگینہ پر "سلام ہو تم پر بدلہ میں تمہارے صبر کے کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے" اور دسویں نگینہ پر "رب رحیم کی جانب سے سلام کی بات ہے" غرضیکہ جبریل علیہ السلام ہر جنتی مرد و عورت کو یہ دس انگوٹھیاں، اور تین اساور (کنگن) ایک سونے کا ایک چاندی کا، اور ایک موتی کا، جنمیں سبز نور سے ہر کنگن پر لکھا ہوگا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، انا اللہ، ادفعوا الیٰ حوا بحکم بلا حاجب ولا وزیر یا عبادی طبتم فادخلوھا خلدین" پہنائیں گے۔ اس کے بعد اُنکے سروں پر کرامت کے تاج رکھیں گے، اور کسی جنتی زیور کے لیے دنیاوی زیور کی مانند بوجھ نہ ہوگا۔ دنیا کے زیور تو شور مچاتے چٹختے اور پُرانے ہوتے ہیں، مگر جنتی زیور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خفی آواز سے تسبیح کرتے اور ایسا راگ گاتے ہیں جس سے سُننے والوں کو خوشی و مسرت ہو۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے بندوں اور میرے طاعت گذاروں

کو مرحبا! اے میرے فرشتو! انہیں جنتی نغمے سناؤ۔ فرشتے جائیں گے اور جنتی نغمے سنانے والیوں کو لائیں گے، جو حورِ عین ہیں اور اُنکے لیے فرشتے شبابہ یعنی طاؤس لائیں گے اور درختوں کی شاخوں پر نصب کریں گے۔ ہر درخت کی ہر شاخ میں ستر ہزار مزمار ہونگے۔ عرش کے نیچے سے ہوا چلے گی اور وہ ان مزامیر میں داخل ہوگی، اور اس سے ایسے نغمے سُنے جائیں گے کہ اس سے بہتر کسی سُننے والے نے نہ سُنا ہوگا۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ حورِ عین سے فرمائیگا: میرے بندوں کو نغمہ سناؤ، جس طرح کہ انہوں نے میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو دنیا میں بچائے رکھا، اور انھوں نے میرے ذکر اور میرے کلام کے سننے سے لذت حاصل کی، اب اُنکو اپنی آوازوں میں میری حمد و ثنا سناؤ۔ تو اُنکے لیے حورِ عین نغمہ سنائیں گی، اور وہ مزامیر اُنکے ہم آواز ہونگے۔ یہ لوگ اسکے سننے سے وصال حضرت میں خوش ہو کر مست ہو جائیں گے، اور جب وجد سے افاقہ ہوگا اور طرب سے سیری ہوجائیگی، تو عرض کرینگے، اے ہمارے رب! ہم دنیا میں تیرے ذکر اور تیرے کلام عزیز سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ عزوجل ان سے فرمائیگا، ہاں۔ بلاشبہ تمہارے لیے جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارا جی چاہیگا۔ اور تم یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے داؤد! وہ عرض کرینگے، لبیک یارب العالمین۔ حق تعالیٰ سبحانہٗ فرمائیگا، اے داؤد! میں تمہیں حکم دیتا ہوں منبر پر کھڑے ہوکر میرے بندوں کو اور میرے محبوبوں کو زبور کی دس سورتیں سناؤ۔ حضرت داؤد علیہ السلام منبر پر چڑھینگے اور زبور کی دس سورتیں پڑھیں گے۔ تو اہلِ جنت حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے، جو جنتی نغمہ سراؤں کی طربیہ آواز سے اعظم ہوگی خوش ہونگے، اور اس خوشی میں وہ مست ہو جائیں گے۔ چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نوّے مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی۔ جب وہ وجد سے افاقہ میں آئیں گے، تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائیگا، اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے پیاری آواز سُنی ہے؟ عرض کریں گے واللہ نہیں۔ اے ہمارے

رب! ہمارے کانوں میں تیرے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے آواز کی مانند کا گزر نہیں ہوا، چہ جائیکہ اس سے بہتر و پیاری آواز۔

اس پر اللہ عزّ و جل ارشاد فرمائے گا، قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی! میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیّب و پیاری آواز سناؤں گا۔

اے میرے حبیب! اے **محمد** (صلّی اللہ علیہ وسلم) منبر پر جلوہ آرا ہوجیے اور سورۃ طٰہٰ و یٰسٓ کو پڑھیے۔ تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم تلاوت کریں گے تو آپ کی آوازِ مبارک، حُسن میں حضرت داؤد علیہ السّلام کی آواز سے ستّر گنا زیادہ ہوگی، تو تمام اہلِ جنّت مست ہو جائیں گے، اور اُنکے نیچے کی کُرسیاں اور عرش کی قندیلیں جھومنے لگیں گی۔ اور فرشتے آپ کے حُسنِ صُوت سے وجد کرنے لگیں گے، اور حورِ عین اور غلمان و وِلدان سب جھومنے لگیں گے، غرضیکہ جنت میں کوئی چیز باقی نہ رہیگی جو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قرأتِ طٰہٰ و یٰسٓ کے حُسنِ صُوت سے مست نہ ہو جائے۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائیگا، اے میرے محبوبو! کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ طیّب آواز سُنی ہے؟ سب عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب! قسم ہے تیرے عزّت و جلال کی، جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آوازِ مبارک سے زیادہ حسین، اطیب اور شیریں آواز نہیں سُنی۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائے گا: قسم ہے مجھے اپنے عزّت و جلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیّب آواز سناؤں گا۔ تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ خود سورۃ انعام کو پڑھیگا۔ جب حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی آواز سنیں گے تو طرب و وجد میں ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے، اور تمام فرشتے، حجابات، ستور، قصور، اشجار، حُور، اور نور کی نہریں مضطرب ہو جائیں گے، باغات جھومنے لگیں گے، اور کلام عزیز و عقار سے طرب میں تمام اشجار و انہار وجد کرنے لگیں گے۔ جنت وجد میں آجائے گی اور خوشی سے اُسکے ارکان جھومنے

لگیں گے، اور عرش و کرسی، فرشتے، روحانیین جنبش میں آجائینگے اور جنت اور اس میں کی ہر چیز محبت و اشتیاق میں وارفتہ ہو جائے گی۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجاباتِ عظمت کو مکشوف فرمائے گا، اور ندا فرمائے گا: میں کون ہوں؟ سب بیک زبان عرض کریں گے، تو اللہ ہمارے رزق کا مالک ہے۔ اسکے جواب میں اللہ عزوجل فرمائیگا، اے میرے بندو! میں "السلام" ہوں اور تم مسلمان ہو، میں مومن ہوں اور تم مومنون ہو، میں حبیب ہوں اور تم محبوب ہو، یہ میرا کلام ہے تو اسے سنو، یہ میرا نور ہے تو اسے دیکھو، یہ میرا وجہ کریم ہے تو اسکا دیدار کرو۔ اُس وقت تمام بندے اللہ عزوجل کے وجہ کریم کی طرف بغیر حجاب و واسطہ کے نظر کرینگے، اور جب اُنکے چہروں پر حق تعالیٰ کے وجہ کریم کا نور واقع ہوگا، تو نور سے اُنکے چہرے چمکنے لگیں گے۔ اور تمام بندے، عزیز و غفور کے وجہ کریم کی طرف نظر کے ساتھ متمتع ہونگے، اور تمام مخلوق تین سو سال تک حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نگاہیں جما کر کھڑے رہیں گے، اور ان میں سے کسی کو طاقت نہ ہوگی کہ وجہ کریم کی طرف نظر کی لذّت کی شدت سے پلک پر پلک مار سکیں تو وہ اپنی نظر کی لذّت سے اسکے جمال میں محو ہونگے، اور انکی نگاہیں اسکے کمال میں جمی ہونگی۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ لذیذ خطاب کے ساتھ اُنہیں مخاطب فرمائیگا، اور ان سے کہے گا "السلام علیکم یا معشر الاحباب"، تو جتنا چاہو مجھ سے فیضیاب ہو لو اور اپنی سیرابی کر لو، آج میں نے تمہارے لیے اپنے وجہ کریم سے حجاب اُٹھا دیئے ہیں۔ اسکے بعد حق سبحانہٗ تعالیٰ ہر ایک کو ایک ایک انار عطا فرمائیگا، جس کا پوست سونے کا ہوگا اور اُسکے اندر رنگ برنگ حلّے ہونگے۔ ایک حلّہ سبز، ایک حلّہ زرد، ایک حلّہ سفید، اور ایک حلّہ مختلف رنگوں پر سونے کے ساتھ کڑھا ہُوا ہوگا۔ اسکے بعد اپنے حجاب کو پلٹ لے گا اور ان سے فرمائیگا، اے میرے بندو! اپنی اپنی منزلوں میں چلے جاؤ، میں تم سے

راضی و خوش ہوں۔ اور میں نے تمہارے حسن کو ستر گنا بڑھا دیا ہے۔ اور تمام مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک ہی مکان ہوگا، لیکن مردوں اور عورتوں کے بیچ میں نور کا حجاب ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے حرم کو نہ دیکھے گا۔ اور تمام مردوں کے لیے جو اعزاز و اکرام کیا گیا اتنا ہی عورتوں کے لیے پورا اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اور جب حق تبارک و تعالیٰ تجلی فرمائیگا تو تمام مردوں اور عورتوں کو مشاہدہ ہوگا، جس طرح کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ساری مخلوق ایک آن میں اسے دیکھ لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شبیہ و مثال سے برتر ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے نہ کوئی شبیہ ہے اور نہ مثیل۔ اسکے بعد حق تبارک و تعالیٰ فرمائیگا، اے میرے فرشتو! انہیں سوار کر کے ان راستوں سے لے جاؤ جن راستوں سے لائے تھے۔ تو فرشتے انہیں یاقوت کے گھوڑے پیش کریں گے جنکی کاٹھی بھی سرخ یاقوت کی ہوگی، اور ان کے بازو سبز یاقوت کے، وہ سبز حلّوں سے مکلل ہونگے۔ حق تعالیٰ ان سے فرمائیگا، اے میرے بندو! معرفت کے بازار کی سیر کرو، تو وہ سیر کریں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے، کوئی کہے گا یہ تو اس کا ہے۔ مگر اے بھائی! تم جنت کے مکانات میں کس جگہ قیام پذیر ہو؟ جواب میں بتائے گا، میں جنت میں فلاں جگہ اور فلاں مقام میں مقیم ہوں۔ اسطرح ایک دوسرے سے متعارف ہونگے۔ اسکے بعد فرشتے ان سے کہیں گے، تم دنیا میں اپنے بازوں میں جاتے تھے، اگر تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آتی، تو وہ تمہارے لیے بغیر قیمت ادا کیے صحیح نہیں ہوتی تھی، لیکن تمہارے رب عز و جل نے تمہارے لیے اس بازار میں ہر چیز رکھی ہے، جس چیز کو تم چاہو اسے بغیر قیمت کے لے سکتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر وہ مسندوں، فرشوں، رنگ برنگ گاؤ تکیوں، اور قسم قسم کے زیوروں اور حلّوں کو دیکھیں گے، تو جو بھی جس چیز کو چاہے گا اپنی آنکھ سے اسکی طرف دیکھے گا، اور فرشتے اسکے لیے اسے اٹھا کر اسکے پیچھے چلیں گے۔

اسکے بعد وہ بنی آدم کی تصویروں پر گزریں گے، ہر وہ تصویر جسے اُسکی آنکھ میں بھلی اور خوبصورت معلوم ہوگی، وہ اُسکی طرف دیکھتے ہی اُسکی مانند ہو جائے گا، اور جس صورت کو چاہے گا اور وہ اُس کی سیرت اور اُس کی زیب و زینت میں اسکی صورت ہو جائے گی۔ اور وہ اپنی صورت میں قدرت الٰہی سے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ نظر کرے گا، اور اُس بازار میں قسم قسم کے حُلّے اور بازو پائے گا۔ فرشتے کہیں گے جس طرح بھی جو اُڑنا چاہے، وہ ان بازوؤں اور حُلّوں میں سے لے کر پہن کر اُڑ سکتا ہے۔ تو وہ پہنیں گے اور ان سے اُڑیں گے جہاں وہ چاہیں۔ اُس کے بعد وہ اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہوں گے اور محلّات میں داخل ہو جائیں گے۔ اُس وقت اُنکی بیوی اپنے شوہر سے کہے گی، آج تم کتنے حسین ہو، اور تمہارا نور کتنا وافر ہے۔ شوہر اپنی بیوی سے کہے گا، آج میں اپنے رب کے وجہِ کریم کو دیکھا ہے اور اُس کا نور میرے چہرہ پر واقع ہُوا ہے، اور تم بھی تو واللہ العظیم! ایسی ہی حسین و جمیل ہو، اور تمہارے چہرہ کا نور، اور تمہارا حُسن کتنا عظیم ہے۔ وہ اس سے کہے گی، میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے، اس پر اپنے رب کا نور واقع ہُوا ہے۔ تو ان سب کے چہرے انوار سے چمکتے رہیں گے، اور دارالقرار میں ان کی نعمتیں دائمی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُ الصّٰلِحٰتِ	وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے
طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝	اُنہیں خوشی یا طوبیٰ ہو کتنی اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، اُسکی جڑ میرے گھر میں ہے، اور اُس کی شاخیں جنّت کے محلّات پر سایہ فگن ہیں۔ اور جنّت میں کوئی محل اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس پر اسکی شاخوں میں سے کوئی شاخ سایہ نہ کرتی ہو، اور اُس کی ہر شاخ ہر اُس پھل سے بار آور ہے، جتنے دنیا میں پھل تھے، اور ہر وہ کلی جو دنیا میں تھی وہ اُس شاخ میں لگی ہوگی، مگر یہ کہ وہ دنیاوی پھل سے

زیادہ اور بڑا ہوگا، اور وہ کلی دنیاوی کلی سے زیادہ حسین ہوگی۔ درختِ طوبیٰ میں جو انگور لگے ہوں گے، اُس کا ہر دانہ ایک ماہ کی مسافت کی لمبائی میں ہوگا۔ اور ہر دانہ پانی سے بھرے ہوئے مشکیزہ کی مانند ہوگا۔ یہ سُن کر کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس انگور کا ایک دانہ میرے لیے، اور میرے گھر والوں اور خاندان والوں کے لیے کیا کافی ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اُس کا ایک دانہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں اور تمہاری قوم کے دس لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔ اور اس میں کھجوریں بھی ہوں گی، اور ہر کھجور مشکیزہ کی برابر ہوگی، اور ہر دو کھجوروں کو برق شمس اُونٹ اٹھائے گا۔ اور بیان فرمایا شاخِ طوبیٰ میں امرود، سیب، انار، اخروٹ اور کشمش بھی لگے ہوں گے۔ اور ہر دو پھلوں کا وزن ایک اُونٹ کے بوجھ کے برابر ہوگا۔ اور درختِ طوبیٰ کے وصف کو کوئی نہیں جانتا بجز اُس ذات کے جس نے اُسے پیدا کیا۔ اور جنّت میں ہر مومن کے لیے اُس کی ایک شاخ ہوگی، اور اُس کا نام اُس شاخ پر مکتوب ہوگا، اور وہ شاخ انواعِ ثمر کے ہر نوع سے بار آور ہوگی۔ حتیٰ کہ اپنی زین کے ساتھ گھوڑے، اپنی نکیلوں کے ساتھ اُونٹ، جَواری اور غلماں تک ہوں گے۔ اور اُس شاخ میں ہار، کنگن، انگشتریاں، تاج اور زیور ہوں گے، اور یہ سب چیزیں شاخ کے پتّوں کی جگہ ہوں گی۔ اور جب بھی مومن اس سے ایک حُلّہ لے گا فوراً اس کی جگہ دو حُلّے اُگ آئیں گے، اور اگر ایک کھجور توڑی ہے، تو اُس کی جگہ دو کھجوریں نکل آئیں گی۔ اور درختِ طُوبیٰ کے نیچے بہت سے میدان ہوں گے، اگر سوار اُس کے سایہ میں چلے تو سَو سال تک چلتا رہے اور مسافت ختم نہ ہو۔ اور ان میدانوں میں شراب کی نہریں، شہد کی نہریں، اور دودھ کی نہریں ہوں گی۔ اور ان نہروں میں مچھلی اور حیتان ہوں گی۔ ان مچھلیوں کی جلد چاندی

کی اور ان کا چھلڑا سونے کا اشرفیوں کی مانند ہوگا اور ان کا گوشت برف سے زیادہ سفید، اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا، اور وہ بغیر ہڈی اور کانٹے کے ہوگا۔ اور ان نہروں میں سُرخ یاقوت کی سواریاں ہوں گی، جن میں اولیاء اللہ سوار ہوں گے، وہ ان میدانوں میں اپنے قصور سے آئیں گے اور جائیں گے۔ پہلے قصر کی دیوار سبز، دوسرے قصر کی دیوار زرد، تیسرے قصر کی دیوار سُرخ، اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہوگی۔ اور جب چاشت کا وقت ہوگا تو وہ سب کے سب ایک رنگ کے محل میں پہنچیں گے، چونکہ ہر قصر کا رنگ مختلف ہوگا جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور جب ظہر کا وقت ہوگا، تو ان قصور کی تعمیر پلٹ جائے گی، کوئی کمرہ سونے کا، کوئی کمرہ چاندی کا کوئی کمرہ یاقوت کا، اور کوئی کمرہ موتی کا ہو جائے گا۔ اور جب عصر کا وقت ہوگا، تو وہ زرد محل اور سفید محل کی طرف جائیں گے۔ یہ محل و قصور اس قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے جس قدرت کے ساتھ حق تعالیٰ کسی شے کے لیے فرماتا ہے "ہوجا" تو وہ "ہوجاتی" ہے تو وہ اس رنگ برنگی تبدیلی سے بڑے خوش ہونگے۔

اور ہر مومن کے لیے جنت میں مساکن و دیار اور املاکِ عظیمہ ہوں گی، اور اُس کا نام اُس پر اور اُسکے دروازے پر مکتوب ہوگا، اور اس میں اُس کے لیے خدمتگار باندیاں اور غلمان ہوں گے، اور وہ اُس سے تہلیل و تکبیر کے ساتھ ملاقات کریں گے اور اُس کے آنے سے خوش ہوں گے۔ اور رضوان آئے گا، اور اولیاء کے لیے تخلیہ کرے گا۔ اور ہر ولی کے لیے ایک قبہ ہوگا، جس میں دُلہن ہوگی، اور اُسکے جسم پر حُلّے اور زیور ہوں گے اور وہ ولی سے کہے گی، اے اللہ کے ولی! تمہاری ملاقات کے لیے میرے شوق نے طول کھینچا ہے، اب اُس اللہ کا شکر و حمد ہے، جس نے مجھے اور تمہیں ایک جگہ جمع فرمایا۔ اس کے

جواب میں وہ مومن ولی کہے گا، اے اللہ کی بندی! تم مجھے کیسے پہچانتی ہو، حالانکہ آج کے دن سے پہلے تم نے مجھے دیکھا تک نہیں؟ وہ دُلہن کہے گی، اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے لیے پیدا فرمایا، اور تمہارا نام میرے سینہ پہ لکھا، اور اِن منازل کو تمہارے لیے اُس نے پیدا فرمایا، اور اُن کے دروازوں پر تمہارا نام لکھا، اور ان تمام باندی وغلمان کو تمہارے لیے پیدا کیا، اور ان کے رُخساروں پر تمہارا نام لکھا جو رُخسار پر تِل سے زیادہ حسین ہے۔ حالانکہ ابھی تم دُنیا میں ہی تھے، اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کرتے، نماز پڑھتے، اور روزہ رکھتے، اور دن ورات کا طویل حصہ عبادت میں گذارتے تھے، اور اللہ نے رضوان کو حکم دیا کہ وہ ہمیں اپنے بازوؤں پر اٹھا کر تمہارے پاس لے جائے، تو ہم تمہارے پاس پہنچے، اور تمہارے حسین وجمیل افعال دیکھے۔ رضوان نے ہم سے کہا یہ تمہارا سرتاج ہے، تو ہم نے تمہیں دیکھا اور پہچانا۔ اور جب ہمیں تمہارا اشتیاق ہوتا، تو ہم قصور کے دروازوں سے باہر نکل آتے اور ہم رضوان سے کہتے، خدا کی قسم! ہم اپنے قصور میں نہ جائیں گے جب تک کہ ہمیں ہمارے سرتاج کو نہ دکھا دو۔ تو رضوان ہمیں اُٹھا کر دنیا میں لے جاتا، اور ہر حور اپنے سردار کو دیکھ لیتی، حالانکہ اُسے معلوم بھی نہ ہوتا، اگر کوئی حور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھتا دیکھتی تو وہ خوش ہوتی، اور وہ اُس سے کہتی، خدمت گذاری کیے جاؤ تاکہ تمہاری خدمت ہو، کھیتی اُگائے جاؤ تاکہ آخرت میں تم اُسے کاٹو۔ اے میرے سرتاج! اللہ تعالیٰ نے تمہارا درجہ بلند کیا، اور تمہاری طاعت کو قبول فرمایا ہے۔ اپنے ربِ جلیل کی خدمت گذاری میں فنا ہونے کے بعد اور اپنی عمر کا طویل زمانہ گذارنے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جمع کرے گا، اور ہم تم سے ملنے کے شوق میں آس لگائے بیٹھے ہیں۔" یہ کہنے کے بعد ہم جنت میں اپنی منزلوں میں واپس آتے رہے اور تم دنیا

میں ہی رہے، حالانکہ تمہیں اس کا علم بھی نہ تھا۔ اور دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اُس کے لیے جنّت میں خدّام، غلمان اور حوریں ہیں۔ وہ سب اسے دیکھتے ہیں، مگر وہ مومن نہیں جانتا؟ جب وہ خدمت و عبادت میں ان کو پاتے ہیں، تو وہ خوش ہوتے ہیں، اور جب وہ اسے غفلت میں پاتے ہیں، تو غمگین ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان باغوں کے پھل لائیں گے جو ان کے لیے ہیں۔

ایک اور فرشتہ داخل ہوگا اُس کے ساتھ گٹھڑی ہوگی، اس میں سونے سے مطلا ایک ہزار حُلّے ہوں گے، اُن پر ان کے اسمائے عظیمہ لکھے ہوں گے۔ وہ فرشتہ کہے گا، اے اللہ کے ولی! ان حُلّوں کی طرف دیکھو۔ اگر ان کی صورت تمہیں پسند ہے تو فبہا، ورنہ میں اُس صورت میں اسے بدل دوں گا جس صورت کو تم چاہو گے اور پسند کرو گے۔

اس کے بعد ایک اور فرشتہ آئے گا، اس کے ساتھ انواع و اقسام کے زیور ہوں گے۔ دنیا کے زیور تو شور مچاتے، اور کانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں، مگر آخرت کے زیور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور سننے والوں کو اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے۔ یہ دیکھ کر مومن ولی، اللہ تعالیٰ کے شکر میں سجدے میں چلا جائے گا۔ اس کے بعد وہ فرشتے جو انھیں لے کر آئے نمازِ صبح کے، نمازِ ظہر کے، نمازِ عصر کے، نمازِ مغرب کے، اور نمازِ عشاء کے ہدیے اسے پیش کریں گے۔ اس کے بعد تمام مسلمان، سینیوں اور برتنوں کو فراغت کے بعد جمع کر کے فرشتہ کو واپس دیں گے۔ یہ دیکھ کر فرشتہ ہنسے گا، اور اُس سے کہے گا کہ تم اپنے آپ کو دُنیا میں ہونا گمان کر رہے ہو؟ کہ ہدایا کو کھا جاتے ہو، اور برتنوں کو ہدیہ بھیجنے والے کی طرف لوٹا دیتے ہو؟ اس لیے کہ دنیا والے قلیل چیزوں کے مالک اور وہ اس کے محتاج ہیں وہ تمہارے لیے برتن میں ہدیے بھیجیں۔ اور یہ ہدایا ر

اور یہ ظروف اِس وقت ربِ عظیم کی جانب سے ہے، جو غنی اور ایسا کریم ہے کہ اس کی ملک میں نہ کمی آتی ہے اور نہ اُس کے خزانے ختم ہوتے ہیں۔ وہ رب وہ ہے، جو کسی چیز کے لیے فرماتا ہے کہ "ہو جا"، تو وہ "ہو جاتی ہے"۔ بلاشبہ یہ تمام ظروف اور جو کچھ اس میں ہے تمہارے لیے ہیں، اس لیے کہ تم دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف روزانہ دن و رات میں پانچ نمازیں بھیجتے تھے۔ اب تم اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے ہر دن و رات میں پانچ ہدیے اس کے بدلے اور جزا میں حاصل کرو۔ اور جو دنیا میں اللہ عزّ و جل کی طرف اپنے لیے زیادہ سے زیادہ فرائض و نوافل بھیجے گا، حق تبارک و تعالیٰ بھی اس کے لیے پانچ ہدیوں سے اتنا ہی زیادہ بھیجے گا جتنا کہ اس نے عمل کیا ہے۔ اے میرے حبیب! جس نے رب کی خدمت کی، آخرت میں اُس کی خدمت کی جائے گی، اور جس نے دنیا میں کھیتی اُگائی، وہ آخرت میں کھیتی کو کاٹے گا۔ اور جو دنیا میں خسارہ میں رہا، وہ شرمندہ ہوگا۔

ایک صحابیہ عورت نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا جنّت میں دن اور رات ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنّت میں اندھیرا کبھی نہ ہوگا۔ اور عرشِ الٰہی جنّت کی چھت ہے، جس طرح کہ آسمان دنیا کی چھت ہے۔ اور عرش نور سے لبریز ہے اور اسے سبز نور، اور سُرخ نور، اور زرد نور، اور سفید نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا میں تمام نوروں کی زردی، سبزی، سُرخی اور سفیدی متصف ہے اور انوار میں آفتاب کا نور، عرش کے نور سے رائی کے دانہ کے برابر ہے۔ لیکن جنّت میں دن و رات کی علامت یہ ہے کہ جب دن گزر جاتا ہے، اور رات آجاتی ہے تو قصور کے دروازوں کو بھیڑ دیا جاتا ہے اور پردوں کو لٹکا دیا جاتا ہے، اور مومن پردہ نشین حُور اور اپنی بیبیوں کے ساتھ تخلیہ میں شب باشی کرتا ہے۔ اور بعض مومنوں کا تخلیہ خدائے غفور و رحیم کے مشاہدہ کے ساتھ

ہوتا ہے ، اور جب دن طلوع ہوتا ہے تو قصور کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں ، پرندے تسبیح میں چہچہانے لگتے ہیں ، اور فرشتے انہیں آکر سلام کرتے اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے حکم سے ہدایا لاتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ۔ اور ان کے بچے اور ان کے بھائی اور عزیز و اقارب ان سے ملاقات کرنے آتے ہیں ۔

ہائے افسوس ، اُن لوگوں پر جو نارِ جحیم میں داخل ہوں ، اور ایسی ابدی نعمتوں سے وہ محروم ہوں ۔

مومن جب ارادہ کرتا ہے کہ اپنے ساتھی سے ملاقات کرے ، تو وہ ایسے تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے جو کوندنے والی بجلی سے زیادہ سریع السیر ہے ۔ اور جب دوسرے کے دل میں خیال آتا ہے ، تو وہ اپنے فرسِ جواد کی مانند تخت پر چلتا ہے ، تو وہ دونوں جنت کے میدانوں میں ملاقات کرتے ہیں ، اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ان باغوں کی سیر کرکے خوش ہوتے ہیں ۔ بعد ملاقات و سیر ہر ایک اپنے اپنے مکان و قصر میں لوٹ آتا ہے ۔ اور ہر قصر میں بڑے بڑے دریچے ہیں ، اور ہر دریچہ میں ستر دروازے ہیں ، اور ہر دروازہ میں سونے کے دو پٹ ہیں ۔ ہر دروازہ پر ایک درخت ہے اُس کا تنا سُرخ مرجان کا ہے ، اس میں ستر ہزار شاخیں ہیں ، اور ہر شاخ میں ستر ہزار موتی ہیں ، کوئی انڈے کی مانند ہے ، کوئی چنے کے برابر ہے اور کوئی اس سے چھوٹا ۔ اگر وہ چاہیں تو بڑا لے لیں ، اور اگر وہ چاہیں تو چھوٹا توڑ لیں ، اور جو بھی موتی توڑیں گے اُس کی جگہ ۲ دو موتی نکل آئیں گے ۔ اور ایک درخت زمرّد بھرا ہوگا ، اور ایک درخت یاقوت بھرا وہ جو چاہیں لے کر پہنیں ۔ اور ان درختوں کے اُوپر سبز پرندے ہیں ، اور ہر پرندہ مثل اونٹ کے ہے ، وہ ان شاخوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح

کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، اے اللہ کے ولی! جنت کے پھلوں کو کھاؤ، اور اس کی نہروں سے سیرابی حاصل کرو، سب اپنے ہی ہیں۔ پھر وہ دسترخوان پر قدرتِ الٰہی سے آگرتے ہیں، کچھ حصہ بھنا ہوا ہوتا ہے اور کچھ قلیہ، کچھ حصہ شیریں پکا ہوتا ہے، اور کچھ ترشہ۔ غرضیکہ مختلف رنگ وذائقہ ہوتے ہیں۔ تو اس میں سے ہر مومن ومومنات اور حورعین کھاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں رہ جاتی ہیں۔ اس کے بعد وہ ویسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے کہ قدرتِ الٰہی سے پہلے تھیں، اور وہ پرندان شاخوں پر اُڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگتے ہیں۔ اور وہ حلتے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ولیوں کے اشتیاق میں رہتے ہیں کہ کب وہ اُنھیں پہنیں۔ بلاشبہ یہ تمام قصور وشجر قدرتِ الٰہی کی وہ صناعی ہے، جو وہ کسی چیز کے لیے حکم فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے، اس میں نہ قطع ہے اور نہ وصل۔

غرضیکہ ہر مومن ان قصور میں داخل ہوں گے، اور وہاں عیش وعشرت کی زندگی گذاریں گے، اور ان میں ستر سال رہیں گے اور وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور ایک محل سے دوسرے محل کی طرف، اور ایک باغ سے دوسرے باغ کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے۔ اور فردوس کے گھوڑے سُرخ یاقوت کے ہیں، اور ان کی زینیں سبز زمرد کی۔ ان کے دو بازو سونے کے ہیں، اور ان کی راسیں چاندی کی، اور ان کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں وہ کہیں گے، اے اللہ کے ولی! مجھ پر سواری کیجئے۔ اگر تم زمین پر چلنا چاہو گے تو میں زمین پر چلوں گا، اور پرواز کرنا چاہو گے، تو پرواز کروں گا۔ اور اس میں اسی شان کے ساتھ ناقے بھی ہوں گے۔ جب مومن ان گھوڑوں میں سے کسی ایک پر سوار ہوگا، تو وہ گھوڑا باقیوں پر فخر کرے گا۔ اور اس کے ساتھ اس کی بیویاں

اور خادموں میں سے جس کو وہ چاہے سوار ہوگا، تو وہ ان کے ساتھ ایک ساعت میں ستر سال کی مسافت کی سیر کرے گا، اور وسطِ جنّت تک جائے گا۔ اور سونے وموتی کے محل دیکھے گا۔ وہاں جواہرات کے درخت ہوں گے، جس میں زیورات کے پھل لگے ہوں گے، اور اس کے پتے زیور کے ہوں گے، اور ان میں کھجوریں ہوں گی، اور ہر کھجور مشکیزہ کے برابر ہوگی، اور وہ شہد سے زیادہ شیریں ہوں گی، جب وہ اس کھجور کو کھائیں گے تو اُس کی گٹھلی رہ جائے گی۔ اور ہر دانہ کے وسط سے باندی یا غلام نکلے گا اور اُس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام لکھا ہوگا، جو رخسار پر تل سے زیادہ حسین ہوگا۔ وہ کہے گا السلام علیکم یا ولی اللہ! میرا شوق آپ سے ملاقات کو بہت دراز ہوگیا۔ اس کے بعد ان قصور کے درمیان دُودھ کی نہریں، اور شہدِ مصفّٰی کی نہریں دیکھے گا، اور ان نہروں پر یاقوت کے قبے، موتی کے قبّے اور مرجان کے قبّے ہوں گے، اور ان میں کثرت کے ساتھ خدّام اور حُور وولدان ہوں گے۔ وہ سب کے سب کہیں گے، اے اللہ کے ولی! تم سے ملاقات کا شوق عرصۂ دراز سے تھا۔ تو وہ مومن ان نعمتوں اور ان لذتوں میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرے گا، مرد، عورت کے جمال سے، اور عورت، مرد کے جمال سے لطف اندوز ہوں گے، مرد کا نام، عورت کے سینہ پر، اور عورت کا نام مرد کے سینہ پر تل سے زیادہ حسین مکتوب ہوگا۔ مرد اپنی صورت کو عورت کی صورت کے نور میں، اور اُس کے سینہ کے نور میں دیکھے گا۔ اور عورت اپنی صورت کو مرد کی صورت کے نور اور اُس کے سینہ کے نور میں دیکھے گی۔ یہ اُن انوار کی کثرت کی وجہ سے ہے جو اُن پر ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اُن کے رب کی طرف سے ہدایا اُن کے پاس آئیں گے۔ اور وہ کہیں گے السلام علیکم یا اولیاء اللہ! یہ تمام ہدیے تمہارے رب کی طرف سے ہیں وسلامٌ علیکم

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّار - (تم پر سلام ہو، بدلہ اُس کا جو تم نے صبر کیا، کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے) تو ان خوانوں کو خدام اٹھائیں گے۔ اُن میں بعض خوان موتی کا ہوگا بعض یاقوت کا اور بعض سونے کا، اور اُن کے اندر ظروف ہوں گے جن میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے۔ (وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ - اور پرند کا گوشت جس طرح تم چاہو) ان خوانوں کے اوپر جڑے ہوئے موتیوں کے سبز رومال ہوں گے۔ وہ اور اُس کی بیوی مل کر ان کھانوں کو کھائیں گے، اس لیے کہ نصف ہدیہ اس کا ہے اور نصف اس کی بیوی کا۔ یہ جزا ہے اُن مجاہدوں کی جو اللّٰہ عزّ وجل کی طاعت میں انھوں نے کیں۔ اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نظر کر کے لذت پائیں گے اور وہ ولی اور اُس کی بیوی و حور و ولدان اور خدام کے لیے کافی ہوگا۔ وہ خوانِ نعمت نہ کم ہوں گے اور نہ تغیر واقع ہوگا۔ اور وہ پرندے ان کے سروں پر شاخوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کی تحمید و تمجید کے ساتھ ایسی خوش آوازی کے ساتھ نغمہ سنائیں گے کہ وہ خوشی سے وجد میں آجائیں گے۔ اور کسی سننے والے نے اس سے احسن نہ سنا ہوگا۔ اور ان کے دائیں اور بائیں فرشتے باتیں کرتے ہوں گے اور ان کے رب کی بشارتوں کی خوشخبری سناتے ہوں گے۔

اور جب وہ کھائیں گے تو اُن کا کھانا بغیر بھوک کے ہوگا، اور جب وہ سیر ہو جائیں گے، تو نہ پیشاب آئے گا اور نہ رفع حاجت کی ضرورت ہوگی، بلکہ جب سیر ہوں گے تو مشک سے زیادہ خوشبودار پاکیزہ پسینہ آئے گا، جس کو وہ زیورات چوس لیں گے جو اُن کے جسموں پر ہوں گے، نہ اُن کے لباس پرانے ہوں گے، اور نہ اُن کی جوانی فنا ہوگی، اور نہ اُن کی نعمتیں ختم ہونگی بلکہ وہ ابدالآبدین تک دائمی ہوں گی۔

اس کے بعد حق تبارک و تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لیے کسی

کو ہر جمعہ ایک مرتبہ یاد فرمائے گا، اور کسی کو سال میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر تین سال میں ایک مرتبہ بلائے گا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو ساری مدّت میں ایک ہی مرتبہ دیدار نصیب ہوگا۔ یہ فرق اُن کی منزلتوں کے اعتبار سے ہے جو بارگاہِ الٰہی میں ہیں۔ جیسی انہوں نے دنیا میں حق سے محبت و خدمت گذاری کی ہوگی۔ اب رہے وہ لوگ جن کو ہر جمعہ دیدارِ الٰہی سے مشرف کیا جائے گا، وہ ہیں جنہوں نے اپنی جوانیوں کو چکنا چور کیا، اور بالغ ہونے کے بعد سے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت تک اپنی عمروں کو رب کی طاعت و خدمت میں فنا کر دیا۔ اور وہ لوگ جن کو ہر مہینہ ایک مرتبہ مشاہدہ ہوگا، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے رب کی اطاعت کی مگر اُن میں جوانی کی رمق موجود رہی۔ اور وہ لوگ جن کو سال میں ایک مرتبہ دیدار ہوگا، وہ ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصّہ میں اپنے رب کی طاعت و خدمت گذاری کی۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کا دیدار ساری مدّت میں صرف ایک مرتبہ کریں گے، ان میں کچھ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی ساری عمر کو معاصی میں غرق و فنا کر دیا، اپنے رب سے اُنھوں نے محبّت نہ رکھی، مگر جب توبہ کی، تو وہ رب سے غافل نہ رہے۔ مگر ایسے لوگ اہلِ جنّت میں کم سے کم درجے کے ہیں۔

تو اے بندگانِ خدا! اپنی جوانی کے دنوں میں طاعت کی طرف سبقت کرو، اور اپنے رب کے دیدار کے شوق میں اُس کی خدمت و طاعت بجا لاؤ۔ اس لیے کہ اُس کے لیے ایک دن ہے حق تبارک و تعالیٰ اپنے اولیاء کو اُس دن تجلّی سے سرفراز فرمائے گا۔ اور اُس کے دیدار سے مشرف ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ جب جمعہ کا دن ہوگا۔ اہلِ جنّت میں اس دن کا نام "یوم المزید" ہے، تو تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور سے قصور کے دروازہ کی طرف سیب بھیجے گا، ہر ولی کو

ایک ایک سیب سلام عرض کرے گا۔ تب ولی اُس سیب کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا، تو فوراً اُس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، اور اُس کے وسط سے ایک حُور نکلے گی، اس کے ساتھ ایک خط ہوگا جس پر مُہر لگی ہوگی، وہ حُور کہے گی "السّلام"، تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے، یہ اُس کا خط تمہارے نام ہے۔ تو وہ اُسے کھولے گا، اُس میں لکھا دیکھے گا "یہ خط اللہ عزیز و علیم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے۔ بیشک میں تمہیں دیکھنے کا مشتاق ہوں، تو تم میری ملاقات کو آؤ، اگر تم مجھ سے ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہو۔" وہ ولی یہ دیکھ کر کہے گا، میں کس لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں پوچھے، یہ تو سراسر حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے، جبکہ میرا آقا و مولیٰ میرا مشتاق ہے، تو میں اُس کے حضور میں حاضری کا بہت زیادہ مشتاق ہوں۔ پھر تمام نجبا مرد، اور تمام پردہ نشین عورتیں سوار ہوں گی۔ اور تمام مرد، سیّدِ عالم سیّدنا محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کے حضور، اور تمام عورتیں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حضور میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوں گے۔ اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم بُراق پر سوار ہوں گے، اور لواء الحمد لہرایا جائے گا، وہ عَلَم چار ہزار سبز سندس کے پھریروں کا ہوگا۔ اور اُس پر نوری خط سے مکتوب ہوگا "اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ"، یہ اُمّت گنہگار ہے اور رب بخشنہار ہے۔ اس عَلَم کو نوری عمود پر باندھیں گے، اور فرشتے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سرِ اقدس پر لہرائیں گے۔

اس کے بعد اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے ساداتِ کرام اس کے پیچھے جائیں چلیں گے۔ یہ عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوگا، ان کے ہاتھوں میں "رایات الوصال" (یعنی قرب و وصل کے جھنڈے) ہوں گے۔ اور وہ سب اس شان سے روانہ ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے قصر کی طرف

آئیں گے، حضرت آدم پوچھیں گے۔ یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے، یہ آپ کے فرزندِ جلیل الشان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمتِ اخیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دیدار کے لیے بُلایا ہے۔ یہ سُن کر حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے حبیب اے محمد! ٹھہریئے میں حاضر ہوتا ہوں، کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام آئیں گے، اور اُن کی اولاد میں سے حضرت شیثؑ، ہابیل، ادریس اور صالحین گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلیں گے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام، گھوڑوں کے ہنہنانے اور فرشتوں کے بازوؤں کے پھڑپھڑانے کی آواز سنیں گے تو پوچھیں گے، یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے، یہ آپ کے بھائی محمد مصطفےٰ! صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سُن کر وہ عرض کریں گے۔ اے میرے حبیب اے محمد! ٹھہریئے، میں بھی چلتا ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام مع اپنی قوم کے صالح بندوں کے ساتھ روانہ ہوں گے اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوچھیں گے یہ کیسا شور ہے؟ فرشتے کہیں گے، یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کے لیے بلایا ہے۔ یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قصر سے باہر آئیں گے اور عرض کریں گے، اے میرے حبیب اے محمد! انتظار فرمایئے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں، مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے ہمارے آقا سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے "لواء الحمد" کے نیچے مشاہدۂ باری تعالیٰ کی طرف چلیں گے۔ مرد گھوڑوں پر سوار ہوں گے، اور عورتیں ہودج پر ہوں گی۔ اور جب منزلِ مقصود پر پہنچیں گے، تو فرشتے عورتوں کو سیدہ فاطمۃ الزہراء

رضی اللہ عنہا کے قرب میں پہنچا دیں گے اور مرد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں۔ اور وہ سب ایسے میدان میں ٹھہریں گے جس کی مٹی مشک کی ہو گی۔ اس کا نام ”خطیرۃ القدس“ ہے۔ اس میدان میں بکثرت کرسیاں یاقوت سے نصب ہوں گی۔ اور کچھ کرسیاں سونے سے، اور کچھ چاندی سے۔ اور ان کرسیوں کے اوپر سبز مرآتب ہوں گے۔ اور یہ تمام کرسیاں نور کی ہوں گی۔ پھر فرشتے ان کے ہاتھ تھام کر ہر ایک کو ان کے مرتبہ کے مطابق بٹھائیں گے، اور بکثرت حضرات ان کرسیوں پر بیٹھیں گے، اور کچھ لوگ مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، جیسی بھی ان کی منزلت اور ان کا درجہ بارگاہ رب العزت میں ہو گا۔

اس کے بعد حق سبحانہ وتعالیٰ ایک ایک مرد، اور ایک ایک عورت پر جلوہ گر ہو کر سلام سے سرفراز فرمائے گا۔ تمام نیک بیبیاں، سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس سفید موتی کے ایوان میں درخت طوبیٰ کے نیچے بیٹھی ہوں گی۔ ان کے لیے درجوں کے مطابق کرسیاں نصب ہوں گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

اور حق سبحانہ وتعالیٰ ایک ایک مرد، وعورت کے پاس تجلی فرما کر ان کو سلام سے سرفراز فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندو، میرے ولیو، میرے طاعت گذارو، میرے خدمت گذارو، اور مجھ سے محبت رکھنے والو، تم کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! ان کی ضیافت کرو، تو فرشتے ان کے لیے موتیوں کے خوان لائیں گے، ان میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے، جب وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں گے، تو حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا، میرے بندوں کو مرحبا اے میرے فرشتو! اب انہیں پلاؤ۔ تو فرشتے سونے کے پیالے پیش کریں گے، اور پیالہ ستر ہزار موتیوں سے مکلل ہو گا، اور بلوری جام پیش کریں گے جو سرخ

یاقوت سے مکلل ہوں گے، اور پیالہ میں شراب طہور کی قسم سے ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا۔ اور ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا۔) تو ان میں سے ہر ایک ایک پیالہ لے گا اور اُس سے شراب طہور نوش کرے گا، یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائیں گے۔ وہ پیالہ عرض کرے گا، اے اللہ کے ولی! اگر تم نے مجھ سے دودھ نوش فرمایا ہے، تو اب مجھ سے شراب طہور نوش کیجئے، اور اگر تم نے مجھ سے شراب طہور نوش کیا ہے، تو اب مجھ سے شہدِ مصفےٰ نوش کیجئے۔ تو وہ اس سے اتنا پئیں گے کہ وہ سیراب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد فرشتے کہیں گے، ہمارے رب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس پیالہ سے انواع و اقسام کی شراب طہور پلائیں، جو ستر رنگوں کی ہیں، اور ہر رنگ دوسرے سے لذیذ تر ہے۔ جب وہ خوب سیر ہو چکیں گے، تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرمائے گا، میرے بندوں، میری طاعت گزاروں، میری خدمت بجالانے والوں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! فواکہ سے ان کی تواضع کرو۔ تو فرشتے سونے کے طباقوں میں انہیں پیش کریں گے، اُن میں رنگارنگ کے پھل ہوں گے۔ جب وہ کھا چکیں گے، تو اللہ عزّوجل فرمائے گا میرے بندوں، میرے طاعت گزاروں، اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! انہیں خوشبو میں بساؤ۔ تو فرشتے عرش کے نیچے سے سفید مشک اذفر لے کر انہیں پیش کریں گے، اور وہ انہیں ملیں گے۔ اس کے بعد حق تبارک و تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندوں، اور میرے طاعت گزاروں کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! انھیں خلعت پہناؤ، تو فرشتے سبز، سُرخ، زرد، اور سفید خلعتیں ایسے نورِ رحمٰن سے چمکتی ہوئیں کہ اگر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ لوگوں کی نگاہوں کی حفاظت نہ فرماتا، تو اس خلعت کے

نور سے ان کی آنکھوں کا نور یقیناً جاتا رہتا ، ان کو لے کر ہر ایک کو خلعت پہنائیں گے ۔ اس کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا ، میرے بندوں ، میرے طاعت گزاروں ، اور مجھ سے محبت رکھنے والوں کو مرحبا ۔ اے میرے فرشتو! انہیں زیور پہناؤ ۔ تو وہ بڑھ کر انہیں ہر قسم کے زیورات پہنائیں گے ۔

اور حدیثِ پاک میں حوروں کو اُن کے آقاؤں پر رد کے جانے اور انہیں ان کے تمام احوال سے باخبر کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک حور اپنی ساتھی حور سے پوچھے گی کہ تم نے اپنے آقا کو کس عمل پر قائم پایا ہے ؟ وہ جواب میں کہے گی ، میں نے انہیں نماز پڑھتے ، روتے اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے پایا ہے ۔ اور دوسری حور کہے گی میں نے اپنے سردار کو سوتے ہوئے پایا ہے ۔ تیسری کہے گی میرا آقا تو کثیر مجاہدہ میں ہے اور تمہارا آقا کثیر غفلت میں ہے ، غالباً تم بھی میرے آقا کی میراث بن جاؤ گی ۔ وہ حور اُس سے کہے گی حاشا للہ! میرا آقا مجھ سے جدا ہو ، اللہ عزوجل ہمارے اور اُس کے درمیان کبھی جدائیگی نہ ڈالے گا ، اور نہ میں محروموں میں سے ہوں گی ۔

اب اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی طاعت سے کوتاہی اور روگردانی کرتا ہے اور معصیت میں گر پڑتا ہے ، تو اللہ تعالیٰ قصور سے اُس کا نام مٹا دیتا ہے ، اور دوسرے اہلِ جنت اُس کے منازل اور اُس کے خدام کے حقدار ہو جاتے ہیں ۔ اور اگر بندہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طاعت پر قائم رہتا ہے ، تو وہ ابدی نعمتوں کا مستحق بن جاتا ہے ۔

تو اے اللہ کے بندو! بابِ حق کو مضبوطی سے تھام لو ، اور توبہ کو تازہ بتازہ کرتے رہو ، اور رب العزت کے حضور میں گریہ وزاری کرتے رہو ، تاکہ احباب کی ملاقات کے ساتھ جنتوں میں بہرہ ور ہو سکو ۔ واللہ اعلم بالصواب

والیہ المرجع والمآب۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیرًا الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین ۵

یااللہ — یارسول اللہ

دُعا بدرگاہ باری تعالیٰ عزّوجل

یارب سُنی مسلماں کو وہ شان عطا کر دے
جو ہر کھوٹے کا کھرے سے ایمان جُدا کر دے
عشق محمد سے ہر سُنّی کا دل بھر دے
خالی ہو جو دل اِس سے اُس پر بھی نظر کر دے
اپنے ولیوں کی محبّت سینوں میں سما دے
بے ذوق ہوں جو ان سے دل اُن کا لگا دے
میرے مولا میرے آقا سنیوں کو جگا دے
بگڑی ہوئی قسمت اب سُنیوں کی بنا دے
آپس کی جو ناچاکی ہے سُنیوں سے مٹا دے
بکھرے ہوئے سنیوں کو یک جان بنا دے
یارب سُنّی مسلماں کو دُنیا میں پھیلا دے
پاکستان کا حاکم اب اِک سُنّی ہی بنا دے
مسجد اقصےٰ وکشمیر کو غیروں سے چھڑا دے
مصطفےٰ کے غلاموں کو پھر غازی بنا دے
مقام مصطفےٰ ونظام مصطفےٰ کی عظمت ہر شاہ وگدا پر
نورانی و نیازی کو سمجھانے کی ہمت بھی عطا کر
خادم تری منزل اب کچھ دُور نہیں ہے
کملی والے کا کرم ہم پر شک اِس میں نہیں ہے

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنّت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک۔
- محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیر نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
- تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیاء ٹیپ لائبریری
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۳۵-کراچی ۲
فون: ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو۔ (آن ڈیکوریشن) - میٹھادر-کراچی

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کماحقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان

کنزالایمان شریف

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک۔
- محترم سید محمد علی حمزہ گوہر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیرِ نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
- تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیا ٹیپ لائبریری
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۲۵-کراچی ۲
فون ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو۔ (آن ڈیکوریشن) ۔ میٹھادر۔ کراچی